اَلْكَرَامَة فِي حُسْنِ النِّيَّةِ وَالإِسْتِقَامَة

﴿حسنِ نیت اور اِستقامت﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز
MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS

الكَرَامَة

في

حُسْنِ النِّيَّةِ والإسْتِقَامَة

اَلْكَرَامَة فِي حُسْنِ النِّيَّةِ وَالإِسْتِقَامَة

﴿حسنِ نیت اور اِستقامت﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔
Ph. [+92–42] 111 140 140 [ext. 153], 3516 5338
Fax. [+92–42] 3516 3354
یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔
Ph. [+92–42] 3723 7695

اَلْكَرَامَة فِي حُسْنِ النِّيَّةِ وَالْاِسْتِقَامَة

﴿حسنِ نیت اور اِستقامت﴾

تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ ترجمہ و تخریج	:	حافظ ظہیر احمد الاسنادی
مراجعین	:	پروفیسر محمد نصر اللہ معینی، ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی
زیرِ اِہتمام	:	فرید ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر ۱	:	جولائی 2015ء
تعداد	:	1,200
قیمت	:	

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صلّ وسلّم دائماً أبداً

على حبيبك خير الخلق كلّهم

محمّد سيّد الكونين والثّقلين

والفريقين من عرب ومن عجم

اللّهمّ صلّ على سيّدنا ومولانا محمّد وعلى آله وصحبه وبارك وسلّم

المُحتَوَيات

١. بَابٌ فِي أَنَّ الأَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ ١١

﴿اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہونے کا بیان﴾

٢. بَابٌ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِهٖ تَعَالٰی ٤٣

﴿اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسنِ ظن رکھنے کا بیان﴾

٣. بَابٌ فِي الصِّدْقِ وَالإِخْلَاصِ ٥٦

﴿صدق اور اِخلاص کا بیان﴾

٤. بَابٌ فِي الاِسْتِقَامَةِ عَلَى الْعَمَلِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَيْهِ ١١٢

﴿اَعمالِ صالحہ پر اِستقامت اور مداومت کا بیان﴾

المصادر والمراجع ١٢١

أنا عند ظن عبدي بي وأنا معه حين يذكرني

بَابٌ فِي أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ

﴿ اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہونے کا بیان ﴾

اَلْقُرْآن

(١) قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللهُ ط وَيَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَاللهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌo (آل عمران، ٣/٢٩)

آپ فرما دیں کہ جو تمہارے سینوں میں ہے خواہ تم اسے چھپاؤ یا اسے ظاہر کر دو اللہ اسے جانتا ہے، اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ خوب جانتا ہے، اور اللہ ہر چیز پر بڑا قادر ہےo

(٢) وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ط وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ج وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ط وَسَنَجْزِی الشّٰكِرِيْنَo

(آل عمران، ٣/١٤٥)

اور کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتا (اس کا) وقت لکھا ہوا ہے، اور جو شخص دنیا کا انعام چاہتا ہے ہم اسے اس میں سے دے دیتے ہیں، اور جو آخرت کا انعام چاہتا ہے ہم اسے اس میں سے دے دیتے ہیں، اور ہم عنقریب شکر گزاروں کو (خوب) صلہ دیں گےo

(٣) وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللهِ ط وَكَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًاo (النساء، ٤/١٠٠)

اور جو شخص بھی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلے پھر اسے (راستے میں ہی) موت آ پکڑے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ثابت ہو گیا، اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہےo

(٤) وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ.

(الأنعام، ٦/ ٥٢)

اور آپ ان (شکستہ دل اور خستہ حال) لوگوں کو (اپنی صحبت و قربت سے) دور نہ کیجیے جو صبح و شام اپنے رب کو صرف اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے رہتے ہیں۔

(٥) مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ج يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ○ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ○

(بني إسرائيل، ١٧/ ١٨-١٩)

جو کوئی صرف دنیا کی خوشحالی (کی صورت میں اپنی محنت کا جلدی بدلہ) چاہتا ہے تو ہم اسی دنیا میں جسے چاہتے ہیں جتنا چاہتے ہیں جلدی دے دیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے دوزخ بنا دی ہے جس میں وہ ملامت سنتا ہوا (رب کی رحمت سے) دھتکارا ہوا داخل ہوگا ○ اور جو شخص آخرت کا خواہش مند ہوا اور اس نے اس کے لیے اس کے لائق کوشش کی اور وہ مومن (بھی) ہے تو ایسے ہی لوگوں کی کوشش مقبولیت پائے گی ○

(٦) رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ط اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ○

(بني إسرائيل، ١٧/ ٢٥)

تمہارا رب ان (باتوں) سے خوب آگاہ ہے جو تمہارے دلوں میں ہیں، اگر تم نیک سیرت ہو جاؤ تو بے شک وہ (اللہ اپنی طرف) رجوع کرنے والوں کو بہت بخشنے والا ہے ○

(٧) فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○

(الكهف، ١٨/ ١١٠)

پس جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے ○

(۸) لَنْ يَّنَالَ اللهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ.

(الحج، ۲۲/۳۷)

ہرگز نہ (تو) اللہ کو ان (قربانیوں) کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون مگر اسے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے۔

اَلْحَدِيْث

۱-۱/۲. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِیءٍ مَا نَوٰی، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَی اللهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ إِلَی اللهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلٰی مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ لہٰذا جس کی ہجرت اللہ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ما جاء أن الأعمال بالنيّة والحِسبة ولكل امرىء ما نوى، ۱/۳۰، الرقم/۵٤، وأيضًا في كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي، ۱/۳، الرقم/۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب قوله: إنما الأعمال بالنية وأنه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال، ۳/۱۵۱۵، الرقم/۱۹۰۷، وأبو داود في السنن، كتاب الطلاق، باب فيها عني به الطلاق والنيات، ۲/۲٦۲، الرقم/۲۲۰۱، والترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ٤/۱۷۹، الرقم/۱٦٤۷، والنسائي في السنن، كتاب الأيمان والنذور، باب النية في اليمين، ۷/۱۳، الرقم/۳۷۹٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب النية، ۲/۱٤۱۳، الرقم/٤۲۲۷۔

تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہے، اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے لیے ہی شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٢) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰـكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فتح (مکہ) کے بعد (مکہ مکرمہ سے) ہجرت نہیں۔ ہاں! جہاد اور نیتِ (ہجرت) باقی ہے۔ جب تمہیں جہاد کی طرف بلایا جائے تو فوراً نکل پڑو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَادِكُمْ، وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ، وَلٰـكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا: إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب فضل الجهاد والسِّيَر، ٣/١٠٢٥، الرقم/٢٦٣١، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام والجهاد والخير، ٣/١٤٨٨، الرقم/ ١٨٦٣-١٨٦٤۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ٤/١٩٨٦، الرقم/٢٥٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٥٠٨، الرقم/١١١٥١۔

وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ.(١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو ہریرہ عبد الرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو، بلکہ وہ تمہارے دلوں (اور اِن میں موجود نیتوں) کو دیکھتا ہے۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے اَموال کو نہیں بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اَعمال کو دیکھتا ہے۔

اسے امام مسلم، اَحمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤-٣/٧. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ٤/١٩٨٧، الرقم/٢٥٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨٤، ٥٣٩، الرقم/٧٨١٤، ١٠٩٧٣، وابن ماجه في السنن،كتاب الزهد، باب القناعة، ٢/١٣٨٨، الرقم/٤١٤٣، وابن حبان في الصحيح، ٢/١١٩، الرقم/٣٩٤، وابن المبارك في الزهد/٥٤٠، الرقم/١٥٤٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٢٨، الرقم/١٠٤٧٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٦٦، الرقم/٦١٤۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب وإن طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما، ١/٢٠، الرقم/٣١، وأيضًا في كتاب الفتن، باب إذا التقى المسلمان بسيفيهما، ٤/٢٢١٤، الرقم/٦٦٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب إذا تواجه المسلمان بسيفيهما، ٤/٢٢١٤، الرقم/٢٨٨٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب إذا التقى المسلمان بسيفيهما، ٢/١٣١١، الرقم/٣٩٦٣-٣٩٦٤، والبزار في المسند، ٩/١٠٤۔

اللهِ، هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو بکرہ نفیع بن حارث الثقفی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ آپس میں مقابلہ کریں (یعنی باہم جنگ کریں اور اُن میں سے ایک قتل ہو جائے) تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قاتل کی بات تو قابلِ فہم ہے لیکن مقتول کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں کہ وہ بھی اپنے حریف کو قتل کرنے کی نیت رکھتا تھا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٥) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُوْسٰى ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً. فَأَيُّ ذٰلِکَ فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آ کر عرض کیا: ایک شخص (اپنے خاندان و قبیلہ کی) غیرت و حمیت کی خاطر لڑتا ہے، اور (دوسرا شخص) شجاعت و بہادری

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قوله تعالى: ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين، ٦/٢٧١٤، الرقم/٧٠٢٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله، ٣/١٥١٣، الرقم/١٩٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٧، الرقم/١٩٥٦١، والترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ٤/١٧٩، الرقم/١٦٤٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب النية في القتال، ٢/٩٣١، الرقم/٢٧٨٣۔

کے جوہر دکھانے کی خاطر لڑتا ہے، جبکہ (تیسرا شخص) ریاکاری کے لیے لڑتا ہے۔ کیا ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں (قتال کرنے والا) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں بلکہ) اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی سربلندی کے لیے لڑنے والا ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والا ہوتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٦) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ: وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے اور ہم مدینہ کے نزدیک آ پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک مدینہ طیبہ میں پیچھے رہ جانے والوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اُس وقت بھی تمہارے ساتھ تھے جب تم دور دراز کے سفر میں تھے اور وادیاں عبور کر رہے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! وہ تو

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب نزول النبي ﷺ الحجر، ١٦١٠/٤، الرقم/٤١٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠٣/٣، الرقم/١٢٠٢٨، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الرخصة في القعود من العذر، ١٢/٣، الرقم/٢٥٠٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب من حبسه العذر عن الجهاد، ٩٢٣/٢، الرقم/٢٧٦٤، وأبو يعلى في المسند، ٤٥١/٦، الرقم/٣٨٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٣٣/١١، الرقم/٤٧٣١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٢٥/٧، الرقم/٣٧٠١٠۔

مدینہ منورہ میں ہی رکے رہے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ مدینہ طیبہ میں رہے لیکن انہیں (جائز اور شرعی) عذر نے (تمہارے ساتھ شریک ہونے سے) روکے رکھا۔

اسے امام بخاری، احمد بن حنبل، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(٧) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، لَمَّا خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْکَ: إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ أَقْوَامًا مَا قَطَعْنَا وَادِيًا وَلَا وَطِئْنَا مَوْطِئًا يَغِيْظُ الْکُفَّارَ وَلَا أَنْفَقْنَا نَفَقَةً وَلَا أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ إِلَّا شَرَکُوْنَا فِي ذٰلِکَ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ: قَالُوْا: وَکَيْفَ ذٰلِکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَلَيْسُوْا مَعَنَا؟ قَالَ: حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ فَشَرَکُوْا بِحُسْنِ النِّيَّةِ.

ذَکَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ، وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ: رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مُخْتَصَرًا وَأَبُوْ دَاوُدَ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کی طرف گئے تو (اُس سے واپسی پر) آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک مدینہ طیبہ میں بعض ایسے لوگ ہیں کہ ہم نے جس وادی کو بھی عبور کیا ہے اور جس زمین کو بھی روندا ہے جو کافروں کو غضب ناک کرتا ہے، اور جو کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا ہے اور ہمیں جس مشقت کا سامنا بھی کرنا پڑا ہے، وہ مدینہ میں رہتے ہوئے بھی ہمارے ساتھ (اس اجر و ثواب) میں شریک تھے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیسے ممکن ہے جبکہ وہ (اس غزوہ میں) ہمارے ساتھ ہی نہیں تھے؟ آپ نے فرمایا: اُنہیں (جائز اور شرعی) عذر نے (تمہارے

٧: ذکره الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٦٣، والعراقي في المغني عن حمل الأسفار، ٢/١١٦٨، الرقم/٤٢٣١۔

ساتھ شریک ہونے سے) روکے رکھا لہٰذا وہ اپنی حسنِ نیت کی بنا پر (تمہارے ساتھ اجر وثواب میں) شریک ہیں۔

اِسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں ذکر کیا ہے اور امام عراقی نے کہا ہے: اسے امام بخاری اور ابو داؤد نے اختصار سے روایت کیا ہے۔

٨- ١٠/٤. عَنْ عَائِشَةَ ﵂، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ. قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ صَفِيَّةَ ﵂ قَالَتْ: قَالَ: يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلٰى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب ما ذكر في الأسواق، ٢/٧٤٦، الرقم/٢٠١٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت، ٤/٢٢٠٨-٢٢١٠، الرقم/٢٨٨٢-٢٨٨٤، وأحمد بن حنبل عن أم سلمة ﵂ في المسند، ٦/٢٨٩، ٣٣٦، الرقم/٢٦٥١٨، ٢٦٩٠١، والترمذي في السنن، أبواب الفتن، باب منه، ٤/٤٦٩، الرقم/٢١٧١، وأيضًا في باب ما جاء في الخسف، ٤/٤٧٨، الرقم/٢١٨٤، وابن ماجه عن أم سلمة وصفية ﵄ في السنن، كتاب الفتن، باب جيش البيداء، ٢/١٣٥١، الرقم/٤٠٦٥-٤٠٦٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٥٥، الرقم/٦٧٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٦٠، الرقم/٣٧٢٢٤۔

وَفِي رِوَايَةِ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ، فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ، فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ، وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى نِيَّتِهٖ. وَقَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِيْنَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی: ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کے لئے نکلے گا، جب وہ بیداء کی زمین میں ہوں گے تو ان کے اول و آخر (سب کے سب) زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کے اول و آخر (سب لوگ) کس طرح دھنسائے جائیں گے جب کہ ان میں ایسے بھی ہوں گے جنہیں ہانک کر لایا جائے گا (یعنی خوشی سے نہیں، مجبوری سے آئے ہوں گے) اور (وہاں ایسے لوگ بھی ہوں گے) جو ان کے ساتھ (اس عملِ بد میں ارادتاً) شریک نہیں ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سب لوگ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے اور پھر وہ اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

حضرت صفیہ سے مروی الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: (روزِ قیامت) اللہ تعالیٰ لوگوں کو اُسی عقیدے کے مطابق اُٹھائے گا جو ان کے دلوں میں ہوگا۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ایک روایت میں حضرت اُمّ سلمہ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا۔ اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر ہموار زمین میں پہنچے گا تو اسے زمین میں دھنسا دیا جائے

گا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اُس کے ساتھ کیا ہوگا جو لشکر میں زبردستی بھیجا گیا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بھی دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن اسے اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔ ابو جعفر نے کہا: وہ مدینہ کا میدان ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(٩) وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

ایک روایت میں حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہر بندے کو اُسی (نیت یا عقیدہ) پر اٹھایا جائے گا جس پر اسے موت آئی تھی۔

اسے امام مسلم، احمد بن حنبل، ابن حبان اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

(١٠) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُبْعَثُ النَّاسُ - وَرُبَّمَا قَالَ شَرِيْكٌ: يُحْشَرُ النَّاسُ - عَلٰى نِيَّاتِهِمْ.

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، ٤/٢٢٠٦، الرقم/٢٨٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٣١، ٣٣٦، الرقم/١٤٥٨٣، والحاكم في المستدرك، ١/٤٩٠، الرقم/١٢٥٩، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٣٠٤، ٣١١، الرقم/٧٣١٣، ٧٣١٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٥٨٦، الرقم/٦٧٤٦۔

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٢، الرقم/٩٠٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب النية، ٢/١٤١٤، الرقم/٤٢٢٩-٤٢٣٠، وأبو يعلى في المسند، ١١/١٢١، الرقم/٦٢٤٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٥، الرقم/١٧۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) لوگ اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔ شریک کے قول کے مطابق بروزِ قیامت لوگوں کا حشر اُن کی نیتوں پر ہوگا۔

اِسے امام احمد، ابن ماجہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے ابن ماجہ نے اِسنادِ حسن سے روایت کیا ہے۔

١١-٥/١٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِيْمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ ﷻ، قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.

وَزَادَ مُسْلِمٌ: وَمَحَاهَا اللهُ وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللهِ إِلَّا هَالِكٌ.

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب من هم بحسنة أو بسيئة، ٥/٢٣٨٠، الرقم/٦١٢٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب إذا هم العبد بحسنة كُتبت وإذا هم بسيئة لم تكتب، ١/١١٨، الرقم/١٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣١٠، ٣٦٠، الرقم/٢٨٢٨، ٣٤٠٢، والدارمي في السنن، ٢/٤١٣، الرقم/٢٧٨٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٩٦، الرقم/٧٦٧٠، وأيضا في النعوت والأسماء والصفات/٢٢٦، الرقم/١١٢، وابن عبد البر في جامع العلوم والحكم/٣٤٨۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷠ سے مروی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ربّ ﷻ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں تحریر کر دیں ہیں اور انہیں واضح فرما دیا ہے۔ لٰہذا جس نے نیک کام کا ارادہ کیا اور بوجوہ اس پر عمل نہ کر سکا تب بھی اللہ تعالیٰ اُس کے لیے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ اگر اس نے نیکی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیوں سے سات سو گنا بلکہ کئی گنا تک اضافہ کر کے لکھ دیتا ہے۔ اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس کا ارتکاب نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے (صرف) ایک برائی (ہی) لکھتا ہے۔

امام مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اللہ تعالیٰ اس گناہ کو بھی مٹا دے گا اور عذاب میں وہی شخص مبتلا ہوگا جو دیدہ دلیری سے گناہ کرتا رہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۲) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً، فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٤، الرقم/٧٠٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب إذا هم العبد بحسنة كُتبت وإذا هم بسيئة لم تكتب، ١/١١٧، الرقم/١٢٨، وابن حبان في الصحيح، ٢/١٠٥، الرقم/٣٨٢۔

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: جب میرا بندہ کسی بُرے کام کا ارادہ کرے تو اس کی برائی نہ لکھو جب تک کہ وہ اسے کر نہ لے اور جب اسے کر لے تو اس عملِ بد کے مطابق ہی لکھو اور اگر وہ میری خاطر اس (برائی) کو ترک کر دے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو۔ اور جب کوئی نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی اُس نے وہ عملاً کی نہ ہو تب بھی اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو، اور اگر وہ اسے کر لے تو اس کے لیے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(١٣) وَفِي رِوَايَةٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ أَعْمَالًا حَسَنَةً فَتَصْعَدُ الْمَلَائِكَةُ فِي صُحُفٍ مُخْتَمَةٍ، فَتُلْقٰى بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ: أَلْقُوْا هٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يُرِدْ بِمَا فِيْهَا وَجْهِي، ثُمَّ يُنَادِي الْمَلَائِكَةَ: اكْتُبُوْا لَهُ كَذَا وَكَذَا، اكْتُبُوْا لَهُ كَذَا وَكَذَا. فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبَّنَا، إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: إِنَّهُ نَوَاهُ.

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الْإِحْيَاءِ، وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ: رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ جب اَعمالِ صالحہ کرتا ہے تو فرشتے اُن اعمال کو مہر بند دستاویز میں درج کرنے کے لئے (آسمانوں کی طرف) چڑھتے ہیں، پس اُن دستاویزات کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جاتا ہے تو وہ فرماتا ہے: ان دستاویزات کو (نیکیوں سمیت)

١٣: ذكره الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٦٢-٣٦٣، والعراقي في المغني عن حمل الأسفار، ٢/١١٦٧، الرقم/٤٢٢٩.

پھینک دو کیونکہ اس (بندے) نے ان میں درج اعمال کو میری رضا کے لئے نہیں کیا (بلکہ ریا کاری کوملحوظ رکھا ہے)۔ پھر وہ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم اس (بندے) کے لئے اتنی اتنی نیکیاں لکھ دو، تم اس کے لئے یہ یہ نیکی بھی لکھ دو۔ وہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! اس نے تو ایسا کوئی عمل نہیں کیا (پھر اس کے لیے یہ نیکیاں کیوں لکھی جا رہی ہیں)؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اس وجہ سے کہ) اس نے ان اعمال کی نیت کی تھی (سو اُسے بالآخر اَعمالِ صالحہ کی نیت کا ثواب عطا کر دیا جاتا ہے)۔

اسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں ذکر کیا ہے اور حافظ عراقی نے کہا ہے: اسے دارقطنی نے حضرت انس ﷺ سے اِسنادِ حسن کے ذریعے روایت کیا ہے۔

١٤-١٥/٦. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: إِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِکَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم رضائے الٰہی کے حصول کے لیے جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تمہیں اُس پر اجر دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنے کے عمل پر بھی (تمہیں اجر سے نوازا جاتا ہے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ما جاء أن الأعمال بالنية والحِسبة، ولكل امرئ ما نوى، ١/٣٠، الرقم/٥٦، وأيضًا في كتاب الجنائز، باب رِثَاء النبي ﷺ سعد بن خولة، ١/٤٣٥، الرقم/١٢٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الوصية، باب الوصية بالثلث، ٣/١٢٥٠، الرقم/١٦٢٨، ومالك في الموطأ، ٢/٧٦٣، الرقم/١٤٥٦۔

(١٥) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلٰى صِدَاقٍ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ لَا يُؤَدِّيَهُ إِلَيْهَا فَهُوَ زَانٍ، وَمَنْ أَدَانَ دَيْنًا وَهُوَ يَنْوِي أَنْ لَا يُؤَدِّيَهُ إِلٰى صَاحِبِهٖ – أَحْسَبُهُ قَالَ – سَارِقٌ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی عورت کے ساتھ مہر مقرر کر کے شادی کرے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ مہر ادا نہیں کرے گا تو وہ زانی ہے۔ اسی طرح جو کسی سے قرض لے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ قرض ادا نہیں کرے گا تو (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ چور ہے۔

اسے امام بزار نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری اور ہیثمی نے کہا ہے۔

١٦/٧. عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ ﷺ، قَالَ: كَانَ أَبِي يَزِيْدُ أَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: وَاللهِ، مَا إِيَّاکَ أَرَدْتُ، فَخَاصَمْتُهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَکَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ، وَلَکَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

١٥: أخرجه البزار كما ذكر المنذري في الترغيب والترهيب، ٣٧٤/٢، الرقم/ ٢٧٨٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣١/٤۔

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب إذا تصدّق على ابنه وهو لا يشعر، ٥١٧/٢، الرقم/١٣٥٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٤٤١/١٩، الرقم/١٠٧٠۔

حضرت معن بن یزید ﷺ روایت کرتے ہیں: میرے والد حضرت ابو یزید نے صدقہ دینے کے لیے کچھ دینار نکالے، پھر مسجد میں بیٹھے ایک شخص کے پاس رکھ آئے، میں آیا اور وہ (دینار) لے لیے اور انہیں ان (یعنی اپنے والد) کے پاس لے آیا (اور اُن کو اس بارے میں بتایا) تو (وہ دینار واپس مانگنے لگے اور) کہا: خدا کی قسم! میرا (یہ دینار) تمہیں دینے کا ارادہ نہیں تھا۔ سو میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں مقدمہ پیش کر دیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے یزید! تمہیں تمہاری نیت کے مطابق (صدقہ دینے کا) اجر مل گیا اور اے معن! تم نے جو لے لیا وہ تمہارا ہے۔

اِسے امام بخاری اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧-١٨/٨. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ. وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ. قَالَ: فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتُ لَهُ: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ. قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ. إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ. وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلٰى أَهْلِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَدْ جَمَعَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت اُبی بن کعب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا اور اس کی (باجماعت) نماز کبھی قضا نہیں ہوتی تھی، میں نے اُسے مشورہ دیا کہ دراز گوش خرید لو جس پر سوار ہو کر دھوپ اور اندھیرے میں آسانی سے آ سکو۔ اس نے کہا: اگر میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہوتا تو یہ میرے لیے کوئی خوشی کی بات نہ تھی (کیونکہ دور رہنے میں) میری نیت یہ ہے کہ گھر سے مسجد تک چل کر آنا اور مسجد سے واپس اہلِ خانہ تک جانا میرے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا رہے۔ (اس پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ تمام (ثواب) تمہارے لیے جمع کر دیا ہے۔

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد، ١/٤٦٠، الرقم/٦٦٣، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٦٠، الرقم/٢٠٤١۔

اِسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

(١٨) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: مَنْ أَتٰى فِرَاشَهٗ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُوْمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتّٰى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهٗ مَا نَوٰى وَكَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهٖ ﷻ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ.

ایک روایت میں حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے: جو شخص اپنے بستر پر سونے کے لیے آئے اور اس کی نیت رات کو اٹھنے اور نمازِ (تہجد) پڑھنے کی ہو لیکن پھر نیند اس پر غالب آجائے حتیٰ کہ صبح ہو جائے تو اس کے لیے اس کی نیت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس کی نیند اس کے پروردگار کی طرف سے اس کے لیے صدقہ (تحفہ) ہوتا ہے۔

اِسے امام نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اس کی سند جید ہے۔

١٨: أخرجه النسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب من أتى فراشه وهو ينوي القيام فنام، ٣/٢٥٨، الرقم/١٧٨٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٤٥٦، الرقم/١٤٥٩، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة، باب ما جاء فيمن نام عن حزبه من الليل، ١/٤٢٦، الرقم/١٣٤٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٩٥، الرقم/١١٧٢، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٥، الرقم/١١٧٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٨، الرقم/٢٧۔

١٩/ ٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: ثَـلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ صَدْرُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمُنَاصَحَةُ أُوْلِي الْأَمْرِ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وابْنُ مَاجه وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَزَّارُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین اُمور میں مسلمان کے دل میں کھوٹ اور خیانت نہیں ہونی چاہیے: اللہ ﷻ کی خاطر خلوصِ نیت کے ساتھ عمل کرنے میں، حکمرانوں کو نصیحت کرنے میں اور مسلمانوں کی جماعت سے وابستہ رہنے میں۔ بے شک جماعتِ مسلمین کا عملِ دعوت ان کے جملہ امور کو محیط ہوتا ہے۔

اِسے امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا: یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

٢٠/ ١٠. عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنَّمَارِيِّ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ...... إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللهُ مَالًا وَعِلْمًا، فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا؛ فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ. وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ. يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ،

١٩: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٢٢٥، الرقم/١٣٣٧٤، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم/٢٦٥٨، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من بلغ علماً، ١/٨٤، الرقم/٢٣٠، والدارمي في السنن، المقدمة، باب الاقتداء بالعلماء، ١/٨٧، الرقم/٢٣٠، والبزار في المسند، ٨/٣٤٣، الرقم/٤٣١٧، والحاكم فى المستدرك ١/١٦٢، الرقم/٢٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٦٦، الرقم/٧٥١٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٣٤، الرقم/٥١٧٩۔

٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء مثل الدنيا مثل أربعة نفر، ←

فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ. وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا، فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ. وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو کبشہ الانماری ﷜ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: …… درحقیقت دنیا چار (طرح کے) اَشخاص کے لیے ہے: پہلا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا فرمایا، پس وہ اس (مال یا علم کے) کے معاملے میں اپنے رب کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اس میں صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے حق کو جانتا ہے؛ یہ شخص اَفضل ترین درجہ میں ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا لیکن رزق نہیں دیا، یہ سچی نیت سے کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں (نیک) شخص کے عمل جیسا عمل کرتا۔ وہ اپنی نیت کے مطابق ہے۔ ان دونوں (یعنی پہلے اور دوسرے شخص) کا ثواب ایک جیسا ہے۔ تیسرا شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو عطا فرمایا لیکن علم نہیں دیا، وہ بے علمی کی وجہ سے اپنا مال خرچ کرنے میں بے راہ روی اِختیار کرتا ہے۔ وہ نہ تو رب سے ڈرتا ہے، نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی جانتا ہے کہ اس (کے مال) میں اللہ تعالیٰ کا بھی کوئی حق ہے۔ یہ شخص نہایت برے درجہ میں ہے۔ چوتھا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا نہ علم، اور وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں (برے شخص) کے عمل جیسا عمل کرلیتا۔ یہ بھی اپنی نیت کے مطابق ہے اور ان دونوں

.... ٤/٥٦٢، الرقم/٢٣٢٥، وذكره النووي في رياض الصالحين/١٢٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٦، الرقم/٢٠، وأيضًا، ٢/٧، الرقم/ ١٢٨٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم/٣٥٣، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣/١٤٥٤، الرقم/٥٢٨٧، وابن القيم في طريق الهجرتين/٥٣٢، وأيضًا في عدة الصابرين/٢١٣، وأيضًا في مفتاح دار السعادة/١٧٩، وأيضًا في بدائع الفوائد، ٣/٧٠٨، والهندي في كنز العمال، ٣/٨٤، الرقم/٦١٨٩، والملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ٩/٢٩٠۔

(تیسرے اور چوتھے شخص) کا وبال ایک جیسا ہوگا۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱/۲۱. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ، جَمَعَ اللهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت زید بن ثابت ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ہمیشہ دنیا کی فکر میں مبتلا رہے گا (اور دین کی پرواہ نہ کرے گا)، اللہ تعالیٰ اس کے تمام کام منتشر کر دے گا، اس کی مفلسی ہمیشہ اس کے پیشِ نظر رہے گی اور اُسے دنیا سے اتنا ہی ملے گا جتنا اس کے مقدر میں لکھا ہے۔ لیکن جس کی نیت آخرت کی جانب ہوگی (اور وہ آخرت کے بارے متفکر رہے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام کام درست فرما دے گا، اس کے دل میں دنیا کی بے رغبتی ڈال دے گا اور دنیا اس کے پاس خود بخود آ جائے گی۔

اسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲-۱۲/۲۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ، كَفَاهُ اللهُ هَمَّ دُنْيَاهُ؛ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

۲۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الهم بالدنيا، ۲/۱۳۷۵، الرقم/۴۱۰۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/۱۴۲، الرقم/۴۸۹۱، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۴۲، الرقم/۲۶۴۴۔

۲۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ۱/۹۵، الرقم/۲۵۷، ←

حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص دنیا کے تمام غموں کو چھوڑ کر صرف ایک آخرت کا غم پال لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام دنیاوی غموں کے مداوا کے لیے کافی ہوتا ہے اور جو (فکرِ آخرت چھوڑ کر صرف) طرح طرح کے دنیاوی غموں میں مبتلا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کسی بھی وادی میں ہلاک ہو جائے۔

اسے امام ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(٢٣) وَفِي رِوَايَةِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهٖ، وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ خَيْرٌ مِنْ نِيَّتِهٖ، وَكُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰی نِيَّتِهٖ، فَإِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ عَمَلًا ثَارَ فِي قَلْبِهٖ نُوْرٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالرَّبِيْعُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ.

ایک روایت میں حضرت سہل بن سعد الساعدی ﷺ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور منافق کا عمل اس

.... والحاكم في المستدرك عن ابن عمر ﷺ، ٣٦٤/٤، الرقم/٧٩٣٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٨٩/٧، الرقم/١٠٣٤٠، وأيضاً في الزهد الكبير/٦٦، الرقم/١٦، وذكره أبو طالب المكي في قوت القلوب، ٢٦٧/٢، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١٣/١، ٣٦١۔

٢٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨٥/٦، الرقم/٥٩٤٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٥٥/٣، والربيع عن عبد الله بن عباس في المسند، ٢٣/١، الرقم/١، والقضاعي في مسند الشهاب، ١١٩/١، الرقم/١٤٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٨٥/٤، الرقم/٦٨٤٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦١/١۔

کی نیت سے بہتر ہے اور ہر ایک اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔ لہٰذا جب مومن کوئی (نیک) عمل کرتا ہے تو اس کے اس عمل (کی برکت سے) اس کے دل میں نور پیدا ہو جاتا ہے۔

اسے امام طبرانی، ابونعیم اور ربیع نے روایت کیا۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ: مَا أُرِيْدَ بِهٖ وَجْهِي، فَقَلِيْلُهٗ كَثِيْرٌ، وَمَا أُرِيْدَ بِهٖ غَيْرِي، فَكَثِيْرُهٗ قَلِيْلٌ.(١)

ذَكَرَهُ الرَّازِيُّ فِي التَّفْسِيْرِ وَالْغَزَالِيُّ فِي الْإِحْيَاءِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں: تورات میں لکھا ہوا ہے (کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے): جو اِس دنیا میں میری رضا کا متلاشی رہتا ہے اُس کا تھوڑا عمل بھی کثیر شمار ہوتا ہے؛ جو اس عمل کے ذریعے میرے سوا کسی اور کا طالب ہوتا ہے تو اس کا کثیر بھی بہت قلیل شمار ہوتا ہے۔

اسے امام رازی نے ’التفسیر الکبیر‘ میں اور غزالی نے ’احیاء علوم الدین‘ میں بیان کیا ہے۔

٢٤-١٣/٢٦. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَنِ الْمُؤْمِنُ؟ قَالُوْا: اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ: الْمُؤْمِنُ مَنْ لَا يَمُوْتُ حَتّٰى يَمْلَأَ اللهُ مَسَامِعَهٗ مِمَّا يُحِبُّ، وَلَوْ أَنَّ عَبْدًا اتَّقَى اللهَ فِي جَوْفِ بَيْتٍ إِلٰى سَبْعِيْنَ بَيْتًا، عَلٰى كُلِّ بَيْتٍ بَابٌ مِنْ حَدِيْدٍ، أَلْبَسَهُ اللهُ رِدَاءَ عِلْمِهٖ، حَتّٰى يَتَحَدَّثَ بِهٖ

---

(١) الرازي في التفسير الكبير، ٣٢/٤٤، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٦٤۔

٢٤: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/٨٣، والديلمي فى مسند الفردوس، ٢/٥٩، الرقم/٢٣٣٣، وذكره الهندي فى كنز العمال، ٣/١٤، ٢٦٩، الرقم/٥٢٨٩، ٨٤٣٠۔

النَّاسَ ويَزِيْدُوْنَ وَالْكَلَامُ مِثْلَ ذٰلِکَ فِي فُجُوْرِهٖ. قِيْلَ: وَكَيْفَ يَزِيْدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّ التَّقِيَّ لَوِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَّزِيْدَ فِي بِرِّهٖ لَزَادَ، وَالْفَاجِرُ لَوْ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَزِيْدَ فِيْ فُجُوْرِهٖ لَزَادَ.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ والدَّيْلَمِيُّ وَذَكَرَهُ الْهِنْدِيُّ.

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مؤمن کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن وہ ہے جو اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کانوں کو اس کی پسندیدہ چیزوں (کی سماعتوں) سے نہ بھر دے۔ اگر کوئی بندہ ستر گھروں میں سے کسی گھر کے وسط میں، جن میں ہر گھر کا دروازہ لوہے کا بنا ہو (یعنی اتنی تنہائی اور حالتِ حفاظت میں بھی رضائے الٰہی کی نیت سے) اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے علم (لدنی) کی رِداء پہنا دیتا ہے حتیٰ کہ وہ لوگوں سے اس علم کے ذریعے گفتگو کرتا ہے اور لوگ (اپنے علم وعمل میں) اضافہ کرتے ہیں اور اسی طرح کا فرمان (آپ ﷺ نے) فسق و فجور کے متعلق ارشاد فرمایا (جس کا لوگ تنہائی میں ارتکاب کرتے ہیں تو ان کا انجام بد ہوتا ہے)۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! لوگ کیسے اضافہ کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اگر خدا سے ڈرنے والا اس بات کی استطاعت رکھتا ہو کہ وہ نیکی میں بڑھے تو وہ اس میں اضافہ کر لیتا ہے اور (اسی طرح) گناہ گار جو گناہوں میں بڑھنے کی استطاعت رکھتا ہے تو وہ گناہوں میں اضافہ کر لیتا ہے۔

اسے حکیم ترمذی اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور ہندی نے ذکر کیا ہے۔

(٢٥) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: نِيَّةُ

٢٥: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/٨٣، وأبو الشيخ الأصبهاني في الأمثال في الحديث النبوي/٩٠، الرقم/٥٢، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١١٩، الرقم/١٤٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٤٣، الرقم/٦٨٥٩، وذكره الهندي في كنز العمال، ٣/١٧١، الرقم/٧٢٦٩، والسخاوي في المقاصد الحسنة، ١/٧٠١، الرقم/١٢٦٠۔

الْمُؤْمِنِ أَبْلَغُ مِنْ عَمَلِهٖ.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو الشَّيْخِ الْأَصْبَهَانِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت انس ﷺ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: مؤمن کی نیت اس کے نیک عمل سے زیادہ بلیغ (اور واضح) ہوتی ہے (اگرچہ وہ عمل اس حد تک نہ کر سکے مگر نیت کی وجہ سے نواز دیا جاتا ہے)۔

اسے حکیم ترمذی، ابو الشیخ اصبہانی، قضاعی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(٢٦) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ؟ قَالَ: النِّيَّةُ الصَّادِقَةُ.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے (بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! اعمال میں سے افضل ترین عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: صدق و اخلاص سے مزیّن نیّت۔

اسے حکیم ترمذی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ أَدَاءُ مَا افْتَرَضَ اللهُ تَعَالٰى، وَالْوَرَعُ عَمَّا حَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى، وَصِدْقُ النِّيَّةِ فِيْمَا عِنْدَ

٢٦: أخرجه الحكيم الترمذي في منازل القربة/٨٩، والخطيب البغدادي في التاريخ، ١٢/٤٤٨، الرقم/٦٩٢٦، وذكره الهندي في كنز العمال، ٣/١٦٩، الرقم/ ٧٢٣٨.

اللهِ تَعَالٰى.(١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ طَالِبٍ فِي الْقُوْتِ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: بہترین عمل اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کی ادائیگی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ اُمور سے بچنا ہی زُہد و ورع ہے۔ صدقِ نیت سے مراد (ہر نیک عمل میں) اللہ تعالیٰ کی رضا کا ہی طالب رہنا ہے۔

اسے امام ابو طالب مکی نے 'قوت القلوب' میں بیان کیا ہے۔

كَتَبَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رضی اللہ عنہ: اِعْلَمْ أَنَّ عَوْنَ اللهِ تَعَالٰى لِلْعَبْدِ عَلٰى قَدْرِ النِّيَّةِ، فَمَنْ تَمَّتْ نِيَّتُهُ تَمَّ عَوْنُ اللهِ لَهُ، وَإِنْ نَقَصَتْ نَقَصَ بِقَدْرِهِ.(٢)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو لکھا: جان لو کہ بندہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اُس کی اپنی نیت کے مطابق ہوتی ہے۔ لہٰذا جس کی نیت کامل و اَحسن ہو گی اُس کے لیے اِعانتِ اِلٰہی بھی بھرپور ہو گی، اور جس کی نیت جس قدر ناقص ہو گی اُسی لحاظ سے اُس کی اِعانتِ اِلٰہی کم ہو گی۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ ابْنُ الْمُبَارَكِ: رُبَّ عَمَلٍ صَغِيْرٍ تُعَظِّمُهُ النِّيَّةُ،

---

(١) أبو طالب المكي في قوت القلوب، ٢/٢٦٧، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٣، ٣٦١، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٦٤۔

(٢) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٦٤، وأبو عبد الله بن عبد الحكيم في سيرة عمر بن عبد العزيز/١٠٧-١٠٨۔

وَرُبَّ عَمَلٍ كَبِيرٍ تُصَغِّرُهُ النِّيَّةُ.(١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ طَالِبٍ فِي الْقُوْتِ وَالْغَزَالِيُّ فِي الْإِحْيَاءِ.

امام (عبد اللہ) بن المبارک کا فرمان ہے: بسا اوقات (نیک) عمل چھوٹا ہوتا ہے لیکن نیت (حسنہ) اسے بہت بڑا بنا دیتی ہے اور بسا اوقات (نیک) عمل بڑا ہوتا ہے لیکن (بری) نیت اسے چھوٹا بنا دیتی ہے۔

اسے امام ابو طالب مکی نے 'قوت القلوب' میں اور غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: كَانُوْا يَتَعَلَّمُوْنَ النِّيَّةَ لِلْعَمَلِ كَمَا تَتَعَلَّمُونَ الْعَمَلَ.(٢)

ذَكَرَهُ أَبُوْ طَالِبٍ فِي الْقُوْتِ وَالْغَزَالِيُّ فِي الْإِحْيَاءِ.

امام سفیان ثوری کا قول ہے: (اَہل اللہ) عملِ (صالح) کے لیے نیت کرنے کا طریقہ اُسی طرح سیکھا کرتے تھے جس طرح تم عملِ (صالح) کی تربیت لیتے ہو۔

اسے امام ابو طالب مکی نے 'قوت القلوب' میں اور غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: مَا عَالَجْتُ شَيْئًا أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ نِيَّتِي.(٣)

---

(١) أبو طالب المكي في قوت القلوب، ٢/٢٦٨، ٢٧٥، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٦٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٣۔

(٢) أبو طالب المكي في قوت القلوب،٢/٢٦٨، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٦٤۔

(٣) أبو طالب المكي في قوت القلوب، ٢/٢٦٤، والخطيب البغدادي في أخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٣١٧، والنووي في بستان العارفين/٣٠۔

ذَكَرَهُ أَبُو طَالِبٍ فِي الْقُوْتِ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

امام سفیان الثوری فرماتے ہیں: میں نے کسی چیز کے لئے کوشش حسنِ نیت کی کوشش سے مشکل نہیں پائی۔

اسے امام ابو طالب مکی نے ’قوت القلوب‘ میں اور خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ مَعْرُوفٌ الْكَرْخِيُّ: قُلُوْبُ الطَّاهِرِيْنَ تُشْرَحُ بِالتَّقْوٰى، وَتُزْهَرُ بِالْبِرِّ، وَقُلُوْبُ الْفُجَّارِ تُظْلَمُ بِالْفُجُوْرِ، وَتَعْمٰى بِسُوْءِ النِّيَّةِ.(١)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام معروف کرخی نے فرمایا: پاک باز لوگوں کے دل تقویٰ سے کشادہ ہوتے ہیں اور نیکی سے جگمگاتے ہیں جب کہ گناہگاروں کے دل گناہوں کی وجہ سے سیاہ اور غلط نیت کی وجہ سے اندھے ہو جاتے ہیں۔

اسے امام سلمی نے ’طبقات الصوفیۃ‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ عَطَاءٍ فِي مَعْنٰى قَوْلِهٖ: ﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰىo﴾ [النجم، ٥٣/٣٩]، إِلَّا مَا نَوَاهُ، وَإِنْ كَانَ سَعْيُهٗ رِضَى الرَّحْمٰنِ، فَإِنَّ اللهَ يَرْزُقُهُ الرِّضْوَانَ، وَإِنْ كَانَ سَعْيُهٗ لِلثَّوَابِ وَالْإِعْطَاءِ كَانَ لَهٗ ذٰلِكَ.(٢)

ذَكَرَهُ أَبُوْ طَالِبٍ الْمَكِّيُّ.

امام ابن عطاء نے اللہ تعالیٰ کے فرمان - ﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا

(١) السّلمي في طبقات الصّوفية/٩٠۔

(٢) أبو طالب المكي في علم القلوب/١٦٣۔

سَعٰی۝﴾ ’اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کی اُس نے کوشش کی ہوگی۝‘ - کے بارے میں کہا ہے: (اِس آیت مبارکہ سے مراد ہے کہ) جس کی اس نے نیت کی ہوگی (اسے وہی ملے گا)، اگر اس کی کوشش اللہ رحمان کی رضا ہوئی تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی خوشنودی عطا فرمائے گا اور اگر اس کی کوشش صرف ثواب و عطا کے حصول تک محدود رہی تو اسے وہی کچھ حاصل ہوگا۔

اسے امام ابو طالب مکی نے بیان کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ ابْنِ الأَعْرَابِيِّ يَقُوْلُ: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ، لِأَنَّ النِّيَّةَ لَا يَدْخُلُهَا الْفَسَادُ، وَالْعَمَلَ يَدْخُلُهُ الْفَسَادُ، وَإِنَّمَا أَرَادَ بِالْفَسَادِ الرِّيَاءَ فَيَرْجِعُ ذٰلِكَ إِلٰى مَا قَالَ الْأُسْتَاذُ أَبُوْ سَهْلٍ، وَقَدْ قِيْلَ: اَلنِّيَّةُ دُوْنَ الْعَمَلِ قَدْ تَكُوْنُ طَاعَةً، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً، قَالُوْا: وَالْعَمَلُ دُوْنَ النِّيَّةِ لَا يَكُوْنُ طَاعَةً. (١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

امام ابن الاعرابی سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، کیوں کہ نیت میں فساد داخل نہیں ہوتا جبکہ عمل میں خرابی واقع ہوسکتی ہے۔ اور بے شک فساد سے آپ کی مراد ریا کاری ہے۔ یہ امر اسی بات کی طرف اِشارہ کرتا ہے جو حضرت ابو سہل تستری نے فرمائی۔ اس سلسلے میں یہ قول بھی ہے کہ نیت عمل کے علاوہ ہے۔ کبھی نیت ہی اطاعت بن جاتی ہے (جیسا کہ) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نیکی کا ارادہ کیا مگر نیکی کر نہ سکا تو اس کے لیے ایک نیکی ہے۔ اور بعض نے کہا کہ نیت کے بغیر کیا گیا عمل اطاعت نہیں بنتا۔

---

(١) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، باب في إخلاص العمل لله، ٥/٣٤٣، الرقم/ ٦٨٦٠۔

اسے امام بیہقی نے ’شعب الایمان‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ بِلَالُ بْنُ سَعْدِ بْنِ تَمِيْمٍ الْأَشْعَرِيُّ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ قَوْلَ مُؤْمِنٍ فَـلَا يَدَعُهُ اللهُ وَقَوْلَهُ حَتّٰى يَنْظُرَ فِي عَمَلِهِ، وَإِنْ كَانَ قَوْلُهُ قَوْلَ مُؤْمِنٍ وَعَمَلُهُ عَمَلَ مُؤْمِنٍ لَمْ يَدَعُهُ اللهُ حَتّٰى يَنْظُرَ فِي وَرَعِهِ، فَإِنْ كَانَ قَوْلُهُ قَوْلَ مُؤْمِنٍ وَعَمَلُهُ عَمَلَ مُؤْمِنٍ وَوَرَعُهُ وَرَعَ مُؤْمِنٍ، لَمْ يَدَعُهُ اللهُ حَتّٰى يَنْظُرَ مَا نَوٰى بِهِ، فَإِنْ صَلَحَتِ النِّيَّةُ فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَصْلُحَ دُوْنَهُ. اَلْمُؤْمِنُ يَقُوْلُ وَلَا يَتْبَعُ قَوْلُهُ عَمَلَهُ، وَالْمُنَافِقُ يَقُوْلُ بِمَا يَعْرِفُ، وَيَعْمَلُ بِمَا يُنْكِرُ.(١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام بلال بن سعد بن تمیم الاشعری کہتے ہیں: بے شک ایک بندہ کوئی مومنانہ قول کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اور اس کے قول کو نظر انداز نہیں کرتا بلکہ اُس کے عمل کو دیکھتا ہے۔ اگر اُس کا قول مومنانہ ہو اور اُس کا عمل بھی مومنانہ ہو تو پھر بھی اُسے ایسے نہیں چھوڑ دیتا بلکہ اُس کے ورع و پرہیزگاری کو دیکھتا ہے۔ اگر اُس کا قول بھی مومنانہ ہو، عمل بھی مومنانہ ہو اور ورع و تقویٰ بھی مومنانہ ہو تو پھر بھی اُسے نظر انداز نہیں کرتا حتیٰ کہ اُس کی نیت کو دیکھتا ہے۔ سو اگر اُس کی نیت بھی درست ہوتی ہے تو مومن حق دار ہے کہ اُس کے دیگر معاملات بھی درست ہوں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مومن کوئی بات کرتا ہے جو اُس کے عمل کے موافق نہیں ہوتی (مگر اُس کے حسنِ نیت کی وجہ سے اُس کا مواخذہ نہیں ہوتا) جب کہ منافق بظاہر بات تو نیکی و بھلائی کی کرتا ہے لیکن (خبثِ باطن کے سبب) عمل وہ کرتا ہے جسے وہ (قلبی طور پر) برا جانتا ہے۔

---

(١) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣٤٦/٥، الرقم/٦٨٧٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٣٠/٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٩٥/١٠، وذكره الغزالي في إحياء علوم الدين، ٣٦٤/٤۔

اسے امام بیہقی نے 'شعب الایمان' میں اور ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ خُزَيْمَةَ: اَلْقَصْدُ إِلَى اللهِ تَعَالٰى بِالْقُلُوْبِ أَبْلَغُ مِنْ حَرَكَاتِ الْأَعْمَالِ: الصَّلَاةِ، وَالصِّيَامِ وَنَحْوِهِمَا.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَذَكَرَهُ أَبُوْ طَالِبٍ فِي الْقُوتِ.

امام ابو خزیمہ کا قول ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف دل سے قصد (توجہ) کرنا نماز روزہ جیسے ظاہری اَعمال سے زیادہ فوقیت رکھتا ہے۔

اسے امام ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے اور ابو طالب مکی نے 'قوت القلوب' میں بیان کیا ہے۔

كَتَبَ بَعْضُ الْأَوْلِيَاءِ إِلٰى أَخِيْهِ: أَخْلِصِ النِّيَّةَ فِي أَعْمَالِكَ، يَكْفِكَ الْقَلِيْلُ مِنَ الْعَمَلِ.(٢)

ذَكَرَهُ أَبُوْ طَالِبٍ فِي الْقُوتِ وَالْغَزَالِيُّ فِي الْإِحْيَاءِ.

اہل اللہ میں سے کسی نے اپنے بھائی کو لکھا: اَعمال میں اپنی نیت کو خالص کر لو تو تمہارے لیے قلیل عمل بھی کافی ہو گا۔

اسے امام ابو طالب مکی نے 'قوت القلوب' میں اور غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ الصَّالِحِيْنَ: اطْلُبُ النِّيَّةَ لِلْعَمَلِ قَبْلَ الْعَمَلِ

---

(١) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٣١١/٩، وذكره أبو طالب المكي في قوت القلوب، ٢٧٥/٢۔

(٢) أبو طالب المكي في قوت القلوب، ٢٦٨/٢، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٣٧٨/٤، وابن الحاج في المدخل، ٩/١۔

وَمَا دُمْتَ تَنْوِي الْخَيْرَ، فَأَنْتَ بِخَيْرٍ.(١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ طَالِبٍ فِي الْقُوتِ وَالْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

صالح علماء میں سے کسی نے (کیا خوب) فرمایا ہے: نیک عمل کرنے سے قبل اُس کے لیے حسنِ نیت طلب کرو۔ جب تک تمہاری نیت میں عملِ خیر ہوگا تم عملِ خیر میں ہی شمار کیے جاؤ گے۔

اسے امام ابو طالب مکی نے 'قوت القلوب' میں اور غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

---

(١) أبو طالب المكي في قوت القلوب، ٢/٢٦٨، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٦٤۔

بَابٌ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِهٖ تَعَالٰی

﴿اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسنِ ظن رکھنے کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ○ اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ○ (البقرة، ٢/ ٤٥-٤٦)

اور صبر اور نماز کے ذریعے (اللہ سے) مدد چاہو، اور بے شک یہ گراں ہے مگر (ان) عاجزوں پر (ہرگز) نہیں (جن کے دل محبتِ الٰہی سے خستہ اور خشیّتِ الٰہی سے شکستہ ہیں)○ (یہ وہ لوگ ہیں) جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں اور وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں○

(٢) وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ○ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِىْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ○ (فصلت، ٤١/ ٢٢-٢٣)

تم تو (گناہ کرتے وقت) اس (خوف) سے بھی پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان تمہارے خلاف گواہی دے دیں گے اور نہ (یہ کہ) تمہاری آنکھیں اور نہ (یہ کہ) تمہاری کھالیں (ہی گواہی دے دیں گی) لیکن تم گمان کرتے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کاموں کو جو تم کرتے ہو جانتا ہی نہیں ہے○ اور تمہارا یہی گمان جو تم نے اپنے رب کے بارے میں قائم کیا، تمہیں ہلاک کر گیا سو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے○

(٣) وَ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ

لَهُمْ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا٥ (الفتح، ٤٨/٦)

اور (اس لیے بھی کہ ان) منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ کے ساتھ بُری بدگمانیاں رکھتے ہیں، انہی پر بُری گردش (مقرر) ہے، اور ان پر اللہ نے غضب فرمایا اور ان پر لعنت فرمائی اور ان کے لیے دوزخ تیار کی، اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے٥

(٤) وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللهِ شَطَطًا٥ وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللهِ كَذِبًا٥ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا٥ وَ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللهُ اَحَدًا٥

(الجن، ٧٢/٤-٧)

اور یہ کہ ہم میں سے کوئی اَحمق ہی اللہ کے بارے میں حق سے دور حد سے گزری ہوئی باتیں کہا کرتا تھا٥ اور یہ کہ ہم گمان کرتے تھے کہ انسان اور جِن اللہ کے بارے میں ہرگز جھوٹ نہیں بولیں گے٥ اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنات میں سے بعض اَفراد کی پناہ لیتے تھے، سو اُن لوگوں نے اُن جنات کی سرکشی اور بڑھا دی٥ اور (اے گروہِ جنات!) وہ انسان بھی ایسا ہی گمان کرنے لگے جیسا گمان تم نے کیا کہ اللہ (مرنے کے بعد) ہرگز کسی کو نہیں اٹھائے گا٥

اَلْحَدِيْث

٢٧-١/٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: أَنَا

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول اللّٰه تعالى: ويحذركم اللّٰه نفسه، ٦/٢٦٩٤، الرقم/٦٩٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث على ذكر اللّٰه تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم/٢٦٧٥، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب في حسن الظن باللّٰه تعالى، ٥/٥٨١، الرقم/٣٦٠٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل العمل، /١٢٥٥، الرقم/٣٨٢٢۔

عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال (اور گمان) رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکر خفی) کرے تو میں بھی خفیہ طور پر اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکر جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت (یعنی جماعتِ ملائکہ) میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٢٨) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى: عَبْدِي عِنْدَ ظَنِّهِ بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُ وَأَطْيَبَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ہی مروی ہے، وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت

٢٨: أخرجه ابن حبان في الصحيح، باب الأذكار، ذكر الإخبار بأن ذكر العبد جل وعلا في نفسه يذكره الله ﷻ به بالمغفرة في ملكوته، ٣/٩٥، الرقم/٨١٢۔

کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ (اپنے اَحوال و اَعمال میں) ویسا ہی ہوتا ہے جیسا اُس کا میرے بارے میں گمان ہوتا ہے۔ اگر وہ مجھے (تنہا) اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے اکیلے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت (یعنی محفل و مجلس) میں یاد کرے تو میں اسے اس کی جماعت سے بہتر اور زیادہ پاکیزہ جماعت میں یاد کرتا ہوں۔

اِسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے، اور جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٠/٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى: أَنَا مَعَ عَبْدِي

٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٥، الرقم/٧٠٦٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى، ٤/٢٠٦٧، الرقم/٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل عن أنس رضي الله عنه في المسند، ٣/٢٧٧، الرقم/١٣٩٦٩، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في حسن الظن بالله تعالى، ٥/٥٨١، الرقم/٣٦٠٣، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٢، الرقم/٣٢٣٢۔

٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ، [القيامة، ٧٥/١٦]، ٦/٢٧٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٤٠، الرقم/١٠٩٨١، ١٠٩٨٨-١٠٩٨٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، ←

إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: جب میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور اُس کے لب میرے ذکر کے لیے حرکت کرتے ہیں تو میں اپنے اُس بندے کے ساتھ ہوتا ہوں۔

اِسے امام بخاری، احمد اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

٤/٣١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ قَالَ: إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ. وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ، وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ، جِئْتُهُ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (یعنی اس کی ہمت اور کوشش سے زیادہ اُسے میری طرف سے پذیرائی ملتی ہے)۔

اِسے امام مسلم اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

.... باب فضل الذكر، ١٢٤٦/٢، الرقم/٣٧٩٢، وابن حبان في الصحيح، ٩٧/٣، الرقم/٨١٥، والحاكم في المستدرك، ٦٧٣/١، الرقم/١٨٢٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٦٣/٦، الرقم/٦٦٢١، وأيضًا في مسند الشاميين، ٣٢٠/١، الرقم/٥٦٢، وأيضًا: ٣١٩/٢، الرقم/١٤١٧۔

٣١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث على ذكر الله تعالى، ٢٠٦١/٤، الرقم/٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٦/٢، الرقم/٨١٧٨، وأيضًا، ٢٨٣/٣، الرقم/١٤٠٤٥۔

٣٢-٥/٣٣ . عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاءَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت واثلہ بن اسقع ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: میں اپنے بندے کے اُس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے لہٰذا (یہ اب اُس پر ہے کہ) وہ میرے بارے میں جیسا چاہے گمان رکھ لے۔

اِسے امام احمد، ابن حبان نے مذکورہ الفاظ میں اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

(٣٣) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَنَّ اللهَ ﷻ قَالَ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، إِنْ ظَنَّ بِي خَيْرًا فَلَهُ، وَإِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٩١، الرقم/١٦٠٥٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/٤٠١، الرقم/٦٣٣، والدارمي في السنن، ٢/٣٩٥، الرقم/٢٧٣١، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٦٨، الرقم/٧٦٠٣، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٣٨٤، الرقم/١٥٤٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٨٤، الرقم/٧١٧۔

٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩١، الرقم/٩٠٦٥۔

ہوں (یعنی اُس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں) جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے، اگر وہ میرے بارے میں اچھا گمان رکھے تو اُسی کو فائدہ ہے اور اگر وہ برا گمان رکھے تو اس میں اُسے ہی نقصان ہے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٤-٦/٣٥. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُوْلُ: لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللهِ الظَّنَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال اقدس سے تین روز قبل آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر شخص اس حال میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسنِ ظن رکھتا ہو۔

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

(٣٥) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَرَ اللهُ بِعَبْدَيْنِ إِلَى النَّارِ، فَلَمَّا وَقَفَ أَحَدُهُمَا عَلٰى شَفَتِهَا الْتَفَتَ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ، إِنْ كَانَ ظَنِّي بِكَ لَحَسَنٌ. فَقَالَ اللهُ: رُدُّوْهُ فَأَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي. فَغُفِرَ لَهُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دو افراد کو جہنم میں پھینکنے کا حکم فرمایا۔ ان میں سے ایک

٣٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، ٤/٢٢٠٥، الرقم/٢٨٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٩٣، ٣٢٥، الرقم/١٤١٥٧، ١٤٥٢١۔

٣٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٩، الرقم/١٠١٦۔

جہنم کے کنارے پر رک گیا اور عرض کرنے لگا: یا اللہ! آپ کے بارے میں میرا گمان تو بہت ہی عمدہ تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے واپس لوٹا دو کیونکہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے۔ سو اُسے بخش دیا گیا۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧/٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حسنِ ظن رکھنا عبادت کے حسن میں سے ہے۔

اِسے امام احمد اور ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

٨/٣٧. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللهُ ﷻ لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ: هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، يَا رَبَّنَا. فَيَقُوْلُ: لِمَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَجَوْنَا عَفْوَکَ وَمَغْفِرَتَکَ. فَيَقُوْلُ: قَدْ وَجَبَتْ لَکُمْ مَغْفِرَتِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٧، الرقم/٧٩٤٣، وأبو داود في السنن، کتاب الأدب، باب في حسن الظن، ٤/٢٩٨، الرقم/٤٩٩٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤١٧، الرقم/١٤٢٥۔

٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٨، الرقم/٢٢١٢٥، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٠/١٢٥، الرقم/٢٥١۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ عزوجل مؤمنوں سے پہلی بات کیا کرے گا اور وہ مؤمن اسے پہلی بات کیا کہیں گے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل مومنوں سے فرمائے گا: کیا تم میری ملاقات کرنا چاہتے تھے؟ وہ عرض کریں گے: اے رب! ہاں۔ وہ پوچھے گا: کیوں؟ وہ عرض گزار ہوں گے: (اس لیے کہ) ہم تیری بارگاہ سے عفو و درگزر اور بخشش کی امید رکھتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری مغفرت تمہارے لئے واجب ہوگئی۔

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٩. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ عَجَبًا رَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ أُمَّتِي قَائِماً عَلَى الصِّرَاطِ يَرْعَدُ كَمَا تَرْعَدُ السَّعَفَةُ فَجَاءَهُ حُسْنُ ظَنِّهِ بِاللهِ فَسَكَنَ رِعْدَتُهُ وَمَضٰى.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ فِي النَّوَادِرِ.

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: گزشتہ شب میں نے خواب میں عجیب چیز دیکھی، میں نے اپنی امت کا ایک آدمی دیکھا کہ وہ پل صراط پر خوف کے مارے کانپ رہا ہے جس طرح کھجور کی شاخ (ہوا سے لرزتی ہے)۔ پس (اسی دوران) اُس کا اللہ کے ساتھ حسنِ ظن آ پہنچا، جس سے اس کی کپکپاہٹ ختم ہوگئی اور وہ پل صراط سے بآسانی گزر گیا۔

اسے حکیم ترمذی نے 'نوادر الاصول' میں روایت کیا ہے۔

٣٨: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣/٢٤٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧٩، ١٨٠، وابن رجب الحنبلي في التخويف من النار، ١/٤٢، والواسطي في تاريخ واسط، ١/١٦٩، ١٧٠۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﵁، قَالَ: وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَا يُحْسِنُ عَبْدُ اللهِ الظَّنَّ إِلَّا أَعْطَاهُ ظَنَّهُ، وَذٰلِكَ بِأَنَّ الْخَيْرَ فِي يَدِهِ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَهٰذَا لَفْظُهُ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود ﵁ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جو آدمی اللہ تعالیٰ کے متعلق حسن ظن رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا حسن ظن ہی اسے عطا کر دیتا ہے کیونکہ ہر قسم کی بھلائی اس کے اختیار میں ہے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

قَالَ الإِمَامُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: جِئْتُ إِلٰى سُفْيَانَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَهُوَ جَاثٍ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَهْمِلَانِ، فَبَكَيْتُ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقُلْتُ: مَنْ أَسْوَأُ هٰذَا الْجَمْعِ حَالًا؟ قَالَ: الَّذِيْ يَظُنُّ أَنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ لَهُمْ. (٢)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللهِ.

امام عبد اللہ بن المبارک فرماتے ہیں: میں عرفہ کی رات حضرت سفیان کے

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١٠٨/٧، الرقم/٣٤٥٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٥٤/٩، الرقم/٨٧٧٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٨/٢، الرقم/١٠١٤۔

(٢) ابن أبي الدنيا في حسن الظن بالله/٩٢، الرقم/٧٨۔

پاس آیا، جبکہ وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے تھے، اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس پر میں بھی رو پڑا، وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے پوچھا: لوگوں کے اس مجمع میں سب سے برے حال والا شخص کون سا ہے؟ آپ نے کہا: جو یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نہیں بخشے گا۔

اسے امام ابن ابی الدنیا نے ’حسن الظن باللہ‘ میں روایت کیا ہے۔

رُئِيَ الإِمَامُ مَالِکُ بْنُ دِيْنَارٍ فِي الْمَنَامِ، فَقِيْلَ لَهُ: مَا فَعَلَ اللهُ بِکَ؟ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰی رَبِّيْ بِذُنُوْبٍ کَثِيْرَةٍ مَحَاهَا عَنِّي عَنْ حُسْنِ ظَنِّيْ بِهٖ تَعَالٰی. (١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام مالک بن دینار کو خواب میں دیکھا گیا تو ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا: میں اپنے رب کے پاس بہت سے گناہ لے کر پہنچا جنہیں اللہ تعالیٰ کے متعلق میرے حسن ظن نے بالکل مٹا دیا۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ: إِنِّيْ لَأَعْلَمُ حِيْنَ يَذْکُرُنِي رَبِّيْ. قَالُوْا: وَکَيْفَ ذَاکَ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: ﴿فَاذْکُرُوْنِيْٓ اَذْکُرْکُمْ﴾ [البقرة، ٢/١٥٢] **فَإِذَا ذَکَرْتُ ذَکَرَنِي.** (٢)

---

(١) القشيري في الرسالة/١٣٤۔

(٢) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٠٦، الرقم/٣٥٣٦٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥١، الرقم/١١٣٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٣٢٤، والمزي في تهذيب الكمال، ١٧/٤٢٨۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

امام ابو عثمان النہدی کا فرمان ہے: مجھے معلوم ہے میرا رب مجھے کب یاد کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا: وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ﴾ ’سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا‘۔ پس جب میں (اسے) یاد کرتا ہوں (تو) وہ مجھے یاد کرتا ہے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ الْحَارِثُ عَنِ الرَّجَاءِ، فَقَالَ: اَلطَّمَعُ فِيْ فَضْلِ اللهِ تَعَالٰى وَرَحْمَتِهٖ، وَصِدْقُ حُسْنِ الظَّنِّ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ. (١)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام حارث سے اُمید کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کی شدید خواہش رکھنا اور موت کے وقت (اللہ کے بارے میں) حسنِ ظن کا پختہ ہونا۔

اسے امام سلمی نے ’طبقات الصوفیۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ حَفْصٍ: مَنْ رَأٰى فَضْلَ اللهِ عَلَيْهِ فِيْ كُلِّ حَالٍ، أَرْجُوْ أَلَّا يَهْلُكَ. (٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابو حفص البغدادی نے فرمایا: جو شخص یہ گمان کرے کہ اس پر ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے، میں اس کے بارے میں امید کرتا ہوں کہ وہ کبھی ہلاک نہیں ہوگا۔

اسے امام سلمی نے ’طبقات الصوفیۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

---

(١) السُّلمي في طبقات الصّوفية/٥٩۔

(٢) المرجع نفسه، ص/١٢١۔

سُئِلَ الإِمَامُ أَبُوْ عَمْرٍو عَنِ التَّوَكُّلِ: فَقَالَ: أَدْنَاهُ حُسْنُ الظَّنِّ بِاللهِ. (١)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابوعمرو سے پوچھا گیا کہ توکل کیا ہے؟ انہوں نے کہا: توکل کا ادنیٰ درجہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے حسن ظن رکھنا ہے۔

اسے امام سلمی نے ’طبقات الصوفیۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، ارْضَ، فَاعْفُ؛ فَإِنَّ الْمَوْلٰى قَدْ يَعْفُوْ عَنْ عَبْدِهٖ وَهُوَ غَيْرُ رَاضٍ عَنْهُ. (٢)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام مطرف بن عبد اللہ دعا کیا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ ارْضَ، فَاعْفُ؛ فَإِنَّ الْمَوْلٰى قَدْ يَعْفُوْ عَنْ عَبْدِهٖ وَهُوَ غَيْرُ رَاضٍ عَنْهُ﴾ ’اے اللہ! تو ہم سے راضی ہو جا، پھر ہمیں معاف فرما دے کیونکہ مالک راضی نہ ہونے کے باوجود بھی اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے‘۔

اسے امام شعرانی نے ’الطبقات الکبریٰ‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: لَا فَلَاحَ لِمَنْ لَّا يُحْسِنُ ظَنَّهُ بِاللهِ ﷻ وَبِعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَيَتَوَاضَعُ لَهُمْ. (٣)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: جو لوگ اللہ ﷻ اور اس کے نیک بندوں کے ساتھ حسن ظن نہیں رکھتے اور ان کے لئے متواضع نہیں ہوتے ان کے لئے فلاح ونجات نہیں۔

---

(١) السّلمي في طبقات الصّوفية/٤٥٤۔

(٢) الشعراني في الطبقات الكبرى/٥٣۔

(٣) عبد القادر الجيلاني في الفتح الرباني/١٨٠۔

بَابٌ فِي الصِّدْقِ وَالإِخْلَاصِ

﴿صدق اور اِخلاص کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(۱) قَالَ اللهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (المائدة، ٥/١١٩)

اللہ فرمائے گا: یہ ایسا دن ہے (جس میں) سچے لوگوں کو ان کا سچ فائدہ دے گا۔ ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے، یہی (رضائے الٰہی) سب سے بڑی کامیابی ہے○

(۲) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○ (مريم، ١٩/٤١)

اور آپ کتاب (قرآن مجید) میں ابراہیم (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے، بے شک وہ بڑے صاحبِ صدق نبی تھے○

(۳) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ز اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○ (مريم، ١٩/٥٤)

اور آپ (اس) کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا ذکر کریں بے شک وہ وعدہ کے سچے تھے اور صاحبِ رسالت نبی تھے○

(٤) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ز اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○ (مريم، ١٩/٥٦)

اور (اس) کتاب میں ادریس (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے بے شک وہ بڑے صاحبِ صدق نبی تھے○

(٥) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ○ (التوبة، ٩/ ١١٩)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اہلِ صدق (کی معیت) میں شامل رہو○

(٦) وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ○ (الشعراء، ٢٦/ ٨٤)

اور میرے لیے بعد میں آنے والوں میں (بھی) ذکرِ خیر اور قبولیت جاری فرما○

(٧) مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ○ لِّيَجْزِيَ اللهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ. (الأحزاب، ٣٣/ ٢٣-٢٤)

مومنوں میں سے (بہت سے) مَردوں نے وہ بات سچ کر دکھائی جس پر انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا، پس ان میں سے کوئی (تو شہادت پا کر) اپنی نذر پوری کر چکا ہے اور ان میں سے کوئی (اپنی باری کا) انتظار کر رہا ہے، مگر انہوں نے (اپنے عہد میں) ذرا بھی تبدیلی نہیں کی○ (یہ) اس لئے کہ اللہ سچے لوگوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے۔

(٨) وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ○

(الزمر، ٣٩/ ٣٣)

اور جو شخص سچ لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ ہی تو متقی ہیں○

(٩) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ○

(الحجرات، ٤٩/ ١٥)

ایمان والے تو صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لائے، پھر شک میں نہ پڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہے، یہی وہ لوگ ہیں جو (دعوائے ایمان میں) سچّے ہیں○

(۱۰) وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ج وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَo (البقرة، ٢/١٣٩)

حالاں کہ وہ ہمارا (بھی) رب ہے، اور تمہارا (بھی) رب ہے اور ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں، اور ہم تو خالصتاً اسی کے ہو چکے ہیںo

(۱۱) قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ اللهُ ط وَیَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَاللهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌo (آل عمران، ٣/٢٩)

آپ فرما دیں کہ جو تمہارے سینوں میں ہے خواہ تم اسے چھپاؤ یا اسے ظاہر کر دو اللہ اسے جانتا ہے، اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ خوب جانتا ہے، اور اللہ ہر چیز پر بڑا قادر ہےo

(۱۲) اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ج وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًاo اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللهِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ط وَسَوْفَ یُؤْتِ اللهُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًاo مَا یَفْعَلُ اللهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ط وَكَانَ اللهُ شَاكِرًا عَلِیْمًاo (النساء، ٤/١٤٥-١٤٧)

بے شک منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور آپ ان کے لیے ہرگز کوئی مددگار نہ پائیں گےo مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی وہ سنور گئے اور انہوں نے اللہ سے مضبوط تعلق جوڑ لیا اور انہوں نے اپنا دین اللہ کے لیے خالص کر لیا تو یہ مومنوں کی سنگت میں ہوں گے اور عنقریب اللہ مومنوں کو عظیم اجر عطا فرمائے گاo اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ، اور اللہ (ہر حق کا) قدر شناس ہے (ہر عمل کا) خوب جاننے والا ہےo

(۱۳) قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ قف وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ط كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَo (الأعراف، ٧/٢٩)

فرما دیجیے: میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے، اور تم ہر سجدہ کے وقت و مقام پر اپنے رُخ (کعبہ کی طرف) سیدھے کر لیا کرو اور تمام تر فرمانبرداری اس کے لیے خالص کرتے ہوئے

اس کی عبادت کیا کرو۔ جس طرح اس نے تمہاری (خلق و حیات کی) ابتداء کی تم اسی طرح (اس کی طرف) پلٹو گے○

(١٤) لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلاَ عَلَى الْمَرْضٰى وَلاَ عَلَى الَّذِيْنَ لاَ يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (التوبة، ٩/٩١)

ضعیفوں (کمزوروں) پر کوئی گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر اور نہ (ہی) ایسے لوگوں پر ہے جو اس قدر (وسعت بھی) نہیں پاتے جسے خرچ کریں جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے لیے خالص و مخلص ہو چکے ہوں، نیکوکاروں (یعنی صاحبانِ احسان) پر الزام کی کوئی راہ نہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے○

(١٥) وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ج وَهَمَّ بِهَا لَوْ لَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ط كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ط اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ○ (يوسف، ١٢/٢٤)

(یوسف علیہ السلام نے انکار کر دیا) اور بے شک اس (زلیخا) نے (تو) ان کا ارادہ کر (ہی) لیا تھا، (شاید) وہ بھی اس کا قصد کر لیتے اگر انہوں نے اپنے رب کی روشن دلیل کو نہ دیکھا ہوتا۔ اس طرح (اس لیے کیا گیا) کہ ہم ان سے تکلیف اور بے حیائی (دونوں) کو دور رکھیں، بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے (برگزیدہ) بندوں میں سے تھے○

(١٦) قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ○ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ○ (الحجر، ١٥/٣٩-٤٠)

ابلیس نے کہا: اے پروردگار! اس سبب سے جو تو نے مجھے گمراہ کیا میں (بھی) یقیناً ان کے لیے زمین میں (گناہوں اور نافرمانیوں کو) خوب آراستہ و خوشنما بنا دوں گا اور ان سب کو ضرور گمراہ کر کے رہوں گا○ سوائے تیرے ان برگزیدہ بندوں کے جو (میرے اور نفس کے فریبوں سے) خلاصی پا چکے ہیں○

(١٧) وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰی اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا○

(مریم، ۱۹/ ۵۱)

اور (اس) کتاب میں موسیٰ (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے بے شک وہ (نفس کی گرفت سے خلاصی پا کر) برگزیدہ ہو چکے تھے اور صاحبِ رسالت نبی تھے○

(١٨) وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ○ اِلَّا عِبَادَ اللهِ الْمُخْلَصِيْنَ○

(الصافات، ۳۷/ ۳۹-۴۰)

اور تمہیں (کوئی) بدلہ نہیں دیا جائے گا مگر صرف اسی کا جو تم کیا کرتے تھے○ (ہاں) مگر اللہ کے وہ (برگزیدہ و منتخب) بندے جنہیں (نفس اور نفسانیت سے) رہائی مل چکی ہے○

(١٩) فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ○ اِلَّا عِبَادَاللهِ الْمُخْلَصِيْنَ○

(الصافات، ۳۷/ ۷۳-۷۴)

سو آپ دیکھئے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ڈرائے گئے تھے○ سوائے اللہ کے چنیدہ و برگزیدہ بندوں کے○

(٢٠) قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ○ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ○

(ص، ۳۸/ ۸۲-۸۳)

اس نے کہا: سو تیری عزّت کی قسم، میں ان سب لوگوں کو ضرور گمراہ کرتا رہوں گا○ سوائے تیرے اُن بندوں کے جو چُنیدہ و برگزیدہ ہیں○

(٢١) اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ○ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ.

(الزمر، ۳۹/ ۲-۳)

بیشک ہم نے آپ کی طرف (یہ) کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے تو آپ اللہ کی عبادت اس کے لئے طاعت و بندگی کو خالص رکھتے ہوئے کیا کریں○ (لوگوں سے کہہ دیں:) سُن لو! طاعت و بندگی خالصتاً اللہ ہی کے لئے ہے۔

(٢٢) قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَo (الزمر، ١١/٣٩)

فرما دیجیے: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت، اپنی طاعت و بندگی کو اس کے لیے خالص رکھتے ہوئے سرانجام دوںo

(٢٣) قُلِ اللهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِيْنِيْo (الزمر، ١٤/٣٩)

فرما دیجیے: میں صرف اللہ کی عبادت کرتا ہوں، اپنے دین کو اسی کے لیے خالص رکھتے ہوئےo

(٢٤) فَادْعُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَo (غافر، ١٤/٤٠)

پس تم اللہ کی عبادت اس کے لئے طاعت و بندگی کو خالص رکھتے ہوئے کیا کرو، اگرچہ کافروں کو ناگوار ہی ہوo

(٢٥) هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo (غافر، ٦٥/٤٠)

وہی زندہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس تم اس کی عبادت اُس کے لیے طاعت و بندگی کو خالص رکھتے ہوئے کیا کرو، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہےo

(٢٦) وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِo (البينة، ٥/٩٨)

حالانکہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں، (ہر باطل سے جدا ہو کر) حق کی طرف یکسوئی پیدا کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی سیدھا اور مضبوط دین ہےo

اَلْحَدِيْث

٣٩-١/٤٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يَكُوْنَ صِدِّيْقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد الله ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سچ (ہمیشہ انسان کو) نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی اسے جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق (سچا) بن جاتا ہے۔ جھوٹ بدی کا راستہ دکھاتا ہے اور بدی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی جھوٹا ہی لکھ دیا جاتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب قول الله تعالى: يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰه وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ، [التوبة، ١١٩/٩]؛ وما ينهى عن الكذب، ٢٢٦١/٥، الرقم/٥٧٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله، ٢٠١٢/٤، الرقم/٢٦٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٨٤/١، ٤٣٢، الرقم/٣٦٣٨، ٤١٠٨، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في التشديد في الكذب، ٢٩٧/٤، الرقم/٤٩٨٩، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الصدق والكذب، ٣٤٧/٤، الرقم ١٩٧١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب اجتناب البدع والجدل، ١٨/١، الرقم/٤٦، ومالك في الموطأ، ٩٨٩/٢، الرقم/١٧٩٢، والدارمي في السنن، ٣٨٨/٢، الرقم/٢٧١٥، وأبو يعلى في المسند، ٧١/٩، الرقم/٥١٣٨۔

(٤٠) وَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ ﷺ فِي حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِي قِصَّةِ هِرَقْلَ: قَالَ هِرَقْلُ: مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَقُولُ: اعْبُدُوا اللهَ وَحْدَهُ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور حضرت ابو سفیان ﷺ نے واقعہ ہرقل سے متعلق طویل حدیث میں بیان کیا ہے: ہرقل نے پوچھا: وہ (نبی ﷺ) تمہیں کن باتوں کا حکم دیتے ہیں؟ تو میں نے بتایا کہ وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، جو تمہارے آباؤ اجداد کہا کرتے تھے وہ چھوڑ دو، اور وہ ہمیں نماز، صدق و سچائی، پاک دامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٤١) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهُ إِلٰى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتفَرَّقَا،

٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي، ١/٧-٨، الرقم/٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب كتاب النبي ﷺ إلى هرقل يدعوه إلى الإسلام، ٣/١٣٩٣-١٣٩٥، الرقم/١٧٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٦٢، الرقم/٢٣٧٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٩٢-٤٩٥، الرقم/٦٥٥٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٤٤-٣٤٦، الرقم/٩٧٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٤-١٥، الرقم/٧٢٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٧٧-١٧٨.

٤١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب إذا بين البيعان ولم يكتما، ٢/٧٣٢، الرقم/١٩٧٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البيوع، باب الصدق في البيع والبيان، ٣/١١٦٤، الرقم/١٥٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٠٢، الرقم/١٥٣٤٩، وأبوداود في السنن، كتاب الإجارة، باب في خيار ←

– أَوْ قَالَ: حَتّٰى يَتَفَرَّقَا – فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِکَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

عبد اللہ بن حارث کی حضرت حکیم بن حزام ﷜ سے بیان کردہ مرفوع روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیچنے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک (بیع سے رجوع کا) اختیار ہے۔ اگر دونوں نے صدق بیانی اور صاف گوئی سے کام لیا تو اُن کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر مال کا عیب چھپایا یا جھوٹ بولا تو اُن کے سودے سے برکت اٹھا لی جاتی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٤٢) وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ ﷺ: مَا أَخْلَصَ عَبْدٌ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا إِلَّا ظَهَرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلٰى لِسَانِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ بھی صبح (یعنی فجر) کے وقت چالیس دن تک اخلاص کے ساتھ عبادت کرتا ہے اس کے قلب سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں۔

.... المتبايعين، ٢٧٣/٣، الرقم/٣٤٥٩، والترمذي في السنن، كتاب البيوع، باب ما جاء في البيعين بالخيار ما لم يتفرقا، ٥٤٨/٣، الرقم/١٢٤٦، والنسائي في السنن، كتاب البيوع، باب ما يجب على التجار من التوقية في مبايعتهم، ٢٤٤/٧، الرقم/٤٤٥٧۔

٤٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٨٠/٧، الرقم/٣٤٣٤٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧٠/١٠، والقضاعي عن ابن عباس ﷜ في مسند الشهاب، ٢٨٥/١، الرقم/٤٦٦، وابن المبارك في الزهد/٣٥٩، الرقم/١٠١٤، وابن السري في الزهد، ٣٥٧/٢، الرقم/٦٧٨۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

(٤٣) وَفِي رِوَايَةِ مَكْحُوْلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُخْلِصُ الْعِبَادَةَ لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا إِلَّا ظَهَرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت مکحول سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ بھی چالیس دن اخلاص کے ساتھ اللہ کی خاطر عبادت کرتا ہے اُس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں۔

اسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٤٤-٢/٤٦. عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت سہل بن حنیف ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ سے صدقِ دل کے ساتھ شہادت (کی موت) طلب کی تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کا مقام عطا فرمائے گا خواہ اسے (اپنے گھر میں) بستر پر (طبعی) موت ہی (کیوں نہ) آئی ہو۔

اِسے امام مسلم، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٧٠۔

٤٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب استحباب طلب الشهادة في سبيل الله تعالى، ٣/١٥١٧، الرقم/١٩٠٨-١٩٠٩، وأبو داود في السنن، كتاب الوتر، باب في الاستغفار، ٢/٨٥، الرقم/٢، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب مسألة الشهادة، ٦/٣٦، الرقم/٣١٦٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب القتال في سبيل الله، ٢/٩٣٥، الرقم/٢٧٩٧۔

(٤٥) وَفِي رِوَايَةِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ – وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ – أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ الشُّهَدَاءُ، فَقَالَ: إِنَّ أَكْثَرَ شُهَدَاءِ أُمَّتِي أَصْحَابُ الْفُرُشِ، وَرُبَّ قَتِيلٍ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ، اَللهُ أَعْلَمُ بِنِيَّتِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت ابراہیم بن عبید بن رفاعہ کی روایت میں ہے کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ کے شاگرد ابو محمد نے (مرسلاً) رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں شہداء کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے شہداء کی اکثریت اَصحابِ فراش (یعنی بستر پر طبعی موت مرنے والوں) پر مشتمل ہوگی اور (مومنوں اور کافروں کی) دونوں جماعتوں کے مابین ہونے والی جنگ میں کئی مرنے والے محض مقتول ہی ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کی نیت کو بہتر جانتا ہے (کہ وہ اُس کی رضا کی خاطر نہیں لڑے تھے بلکہ ان کے کچھ اور مقاصد تھے)۔

اسے امام احمد، ابن ابی شیبہ اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

(٤٦) وَفِي رِوَايَةِ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ: لَيْسَ كُلُّ قَتِيلٍ شَهِيدًا، رُبَّ قَتِيلٍ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ، اَللهُ أَعْلَمُ بِنِيَّتِهِ.

رَوَاهُ الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ.

راشد بن سعد سے مروی ہے: ہر مقتول شہید نہیں ہوتا، دونوں صفوں (یعنی مومنوں اور کافروں) کے درمیان ہونے والی جنگ میں کئی (مسلمان) محض

٤٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٩٧، الرقم/٣٧٧٢، وابن أبي شيبة في المسند، ١/٢٧٠، الرقم/٤٠٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٦٢-٣٦٣، الرقم/١٤٦٤، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/٢٣٢۔

٤٦: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/٢٣١۔

مقتول ہوتے ہیں، اللہ اس (مسلمان مقتول) کی نیت کو بہتر جانتا ہے۔

اسے حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْحَكِيْمُ التِّرمِذِيُّ فِي النَّوَادِرِ: إِنَّ الشَّهَادَةَ لَيْسَتْ عَلَى الْقَتْلِ حَدَثَتْ، إِنَّمَا اسْمُ الشَّهَادَةِ لَزِمَهُمْ لِمَا وَصَفْنَا، وَالْكَرَامَةُ نَالُوْهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمْ رَفَضُوْا الْحَيَاةَ وَآثَرُوا لِقَاءَ اللهِ، وَأَرَادُوهُ فَأَرَادَهُمْ. ...... وَلِذٰلِکَ قَالَ ﷺ: أَقْوَامٌ يَجْعَلُ مَوْتـهُمْ عَلٰى فُرُشِهِمْ وَيَقْسِمُ لَهُمْ أُجُوْرَ الشُّهَدَاءِ.(۱)

حکیم ترمذی نے ’نوادر الاصول‘ میں لکھا ہے: شہادت (کا رُتبہ) صرف قتل ہونے سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ شہادت نام ہے ان صفات سے متصف ہونے کا جنہیں ہم نے بیان کر دیا ہے۔ شہداء یہ مرتبۂ تکریم اس وجہ سے پاتے ہیں کہ وہ دنیاوی زندگی کی چاہتوں کی نفی کر کے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ترجیح دیتے ہیں اور اسی کو چاہتے ہیں۔ اس لئے ذاتِ حق بھی ان کو چاہتی ہے۔ ...... اسی لئے آپ ﷺ کا فرمان ہے: کئی لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں ان کے بستر پر (طبعی) موت دیتا ہے مگر اُن کے لئے اجر و ثواب شہداء جیسا لکھ دیتا ہے۔

٣/٤٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيکٍ ﷺ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ ثَابِتٍ لَمَّا مَاتَ، قَالَتِ

---

(۱) الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/٢٣١-٢٣٢، والهندي في كنز العمال، ٤/١٨٣، الرقم/١١٢٤٨۔

٤٧: أخرجه أحمد في المسند، ٥/٤٤٦، الرقم/٢٣٨٠٤، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في فضل من مات في الطاعون، ٣/١٨٨، الرقم/٣١١١، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب النهي عن البكاء علي الميت، ٤/١٣، الرقم/١٨٤٦، ومالك في الموطأ، كتاب الجنائز، باب النهي عن البكاء على الميت، ١/٢٣٣، الرقم/٥٥٤، والحاكم في المستدرك، ١/٥٠٣، الرقم/١٣٠٠، وابن حبان في الصحيح، ٧/٤٦٣، الرقم/٣١٩٠۔

ابْنَتُهُ: وَاللهِ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا، أَمَا إِنَّکَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَکَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهِ، وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوا: قَتْلٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ: الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرْقِ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدَةٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِکٌ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ جب حضرت عبد اللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان کی صاحبزادی نے کہا: خدا کی قسم! ہم تو یہ امید رکھتے تھے کہ آپ شہید ہوں گے کیونکہ آپ جہاد کی تیاری کر چکے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کی نیت کے مطابق انہیں ثواب عطا فرما دیا ہے؛ اور تم شہادت کس چیز کو شمار کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے کے علاوہ سات قسم کی شہادتیں اور بھی ہیں: طاعون سے مرنے والا شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، نمونیہ سے مرنے والا شہید ہے، پیٹ کے مرض سے مرنے والا شہید ہے، جل کر مر جانے والا شہید ہے، دب کر مرنے والا شہید ہے اور بچے (کی تخلیق اور ولادت کے مراحل) کے باعث فوت ہونے والی عورت شہید ہے۔

اسے امام احمد، ابوداود، نسائی، مالک، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤٨ / ٤. عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ

٤٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٠٠، الرقم/١٧٢٣، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب: (٦٠)، ٤/٦٦٨، الرقم/٢٥١٨، والنسائي في السنن، كتاب الأشربة، باب الحث على ترك الشبهات، ٨/٣٢٧، الرقم/٥٧١١، والدارمي في السنن، ٢/٣١٩، الرقم/٢٥٣٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٥٩، الرقم/٢٣٤٨، وعبد الرزاق ←

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: دَعْ مَا يُرِيْبُکَ، إِلٰی مَا لَا يُرِيْبُکَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِيْنَةٌ، وَإِنَّ الْکَذِبَ رِيْبَةٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

حضرت ابو محمد حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی آج بھی یاد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شک و شبہ والی چیز چھوڑ کر شک سے پاک چیز کو اختیار کرو، بے شک صدق (یعنی سچ) سکون ہے اور جھوٹ شک و شبہ ہے۔

اِسے امام اَحمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز امام حاکم نے بھی اس حدیث کو صحیح الاسناد کہا ہے۔

٤٩- ٥٠/٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا عَمَلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: الصِّدْقُ وَإِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ، وَإِذَا بَرَّ آمَنَ، وَإِذَا آمَنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا عَمَلُ النَّارِ؟ قَالَ: اَلْکَذِبُ إِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ فَجَرَ، وَإِذَا فَجَرَ کَفَرَ، وَإِذَا کَفَرَ دَخَلَ يَعْنِي النَّارَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنت (میں لے جانے) والا عمل کون سا ہے؟

.... في المصنف، ٣/١١٧، الرقم/٤٩٨٤، والبزار في المسند، ٤/١٧٥، الرقم/١٣٣٦، وأبو يعلى في المسند، ١٢/١٣٢، الرقم/٦٧٦٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٤٧٤، الرقم/٣٦، وابن حبان في الصحيح، ٢/٤٩٨، الرقم/٧٢٢، والحاكم في المستدرك، ٢/١٥، الرقم/٢١٦٩۔

٤٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٦، الرقم/٦٦٤١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٦٦، الرقم/٤٤٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٩٢، ١٤٢، والمناوي في فيض القدير، ٤/٣٦٢۔

آپ ﷺ نے فرمایا: سچائی کو اختیار کرنا۔ کیونکہ جب کسی بندے نے صدق اختیار کیا تو نیکی کی اور جب نیکی کی تو وہ گناہ سے امان پا گیا اور جب (گناہ سے) امان میں آ گیا تو جنت میں داخل ہوگیا۔ اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دوزخ (میں لے جانے) والا عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ کو اختیار کرنا۔ جب بندے نے جھوٹ بولا تو اس نے برائی کو اختیار کیا اور جب برائی اختیار کی تو اس نے کفر کی راہ اختیار کی اور جب کفر کیا تو دوزخ میں داخل ہوگیا۔

اِسے امام اَحمد نے روایت کیا ہے۔

(٥٠) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْإِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ، وَعِبَادَتِهٖ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، مَاتَ وَاللهُ عَنْهُ رَاضٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَاللَّالَكَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دنیا سے اس حال میں رخصت ہوا کہ وہ زندگی بھر اللہ خداوندِ واحد کے لیے کامل اخلاص اور بلا شرک اس کی عبادت، قیامِ نماز اور ادائیگی زکوٰۃ پر ہمیشہ قائم رہا ہو تو اس کی موت کے وقت یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو گا۔

اسے امام ابن ماجہ، حاکم، لالکائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٥٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في الإيمان، ١/٢٧، الرقم/٧٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٣٦٢، الرقم/٣٢٧٧، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٨٣٥، الرقم/١٥٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٤١، الرقم/٦٨٥٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/١٢٦، الرقم/٢١٢٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٢، الرقم/١، والحارث في المسند، ١/١٥٢، الرقم/٧۔

٥١-٥٣/٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَا لَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا شَيْءَ لَهُ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو اُمامہ باہلی ﷺ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اگر کوئی شخص اَجرِ آخرت اور دنیاوی شہرت (دونوں مقاصد) کے لیے جہاد کرے تو اسے کیا ملے گا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ اس شخص نے یہی سوال تین دفعہ دہرایا، اور آپ ﷺ نے ہر بار یہی جواب عنایت فرمایا کہ اسے کچھ ثواب نہیں ملے گا۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالصتاً اسی کے لیے ہو اور اس کا مقصد محض رضاءِ اِلٰہی کا حصول ہو۔

اِسے امام نسائی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(٥٢) وَفِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: اَلْإِخْلَاصُ سِرٌّ مِنْ سِرِّي اسْتَوْدَعْتُهُ قَلْبَ

٥١: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب من غزا يلتمس الأجر والذكر، ٢٥/٦، الرقم/٣١٤٠، وأيضًا في السنن الكبرى، ١٨/٣، الرقم/٤٣٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٤٠/٨، الرقم/٧٦٢٨، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٢٥/٢، الرقم/١١١٢، والبيهقي عن أبي هريرة ﷺ في شعب الإيمان، ٣٣٧/٥، الرقم/٦٨٤٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٩٤/٢، الرقم/٢٠٧٣۔

٥٢: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١٨٧/٣، الرقم/٤٥١٣، وذكره ابن القيم في مدارج السالكين، ٩١/١، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠٩/٤، والعيني في عمدة القاري، ٢٦١/١٠، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٣٧٦/٤۔

مَنْ أَحْبَبْتُ مِنْ عِبَادِيْ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اخلاص میرے رازوں میں سے ایک راز ہے جسے میں اپنے بندوں میں سے جس سے محبت کرتا ہوں اس کے دل میں ودیعت کرتا ہوں۔

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

(٥٣) وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ ﷺ: سَأَلْتُ جِبْرِيْلَ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ فَقَالَ: سَأَلْتُ رَبَّ الْعِزَّةِ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ فَقَالَ: سِرٌّ مِنْ أَسْرَارِيْ، أَوْدَعْتُهُ قَلْبَ مَنْ أَحْبَبْتُ مِنْ عِبَادِيْ.

ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ.

ایک روایت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اخلاص کے متعلق عرض کیا کہ وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جبریل علیہ السلام سے اخلاص کے متعلق دریافت کیا کہ وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے اللہ رب العزت سے اخلاص کے متعلق عرض کیا کہ وہ کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اخلاص) میرے رازوں میں سے ایک راز ہے جسے میں اپنے بندوں میں سے جس سے محبت کرتا ہوں اس کے دل میں ودیعت (سپرد) کرتا ہوں۔

اسے امام نووی نے ذکر کیا ہے۔

٥٣: النووي في بستان العارفين/٢٦، والملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ١٢٢/١۔

٥٤-٥٥/٧. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَوْصِنِي. قَالَ: أَخْلِصْ دِيْنَکَ، يَكْفِكَ الْعَمَلُ الْقَلِيْلُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں یمن کی طرف (عامل بنا کر) بھیجا تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دین میں اخلاص پیدا کرو، (تو) تھوڑا عمل بھی تمہارے لیے کافی ہوگا۔

اِسے امام حاکم، ابونعیم، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(٥٥) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَوْصِنِي. قَالَ: أَخْلِصْ عَمَلَکَ لِلّٰهِ يَكْفِيْكَ الْقَلِيْلُ.

ذَكَرَهُ أَبُو طَالِبٍ فِي عِلْمِ الْقُلُوْبِ.

ایک روایت میں حضرت معاذ بن جبل ﷺ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے عمل کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر لو تو تمہارا تھوڑا عمل بھی تمہارے لیے کافی ہو جائے گا۔

٥٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الرقاق، ٣٤١/٤، الرقم/٧٨٤٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٤٤/١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٤٢/٥، الرقم/٦٨٥٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٣٥/١، الرقم/١٧٧٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٢/١، والحسيني في البيان والتعريف، ٣٩/١٠، الرقم/٧٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٥٧١/١۔

٥٥: أبو طالب المكي في علم القلوب/١٦٠۔

اسے امام ابو طالب مکی نے 'علم القلوب' میں بیان کیا ہے۔

٨/٥٦. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا مَا ابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهُ اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهٖ.

حضرت ابو درداء ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ (بھی) ملعون ہے، سوائے اس (نیک) عمل کے جس کے ذریعے (مکمل اخلاص کے ساتھ) اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جائے۔

اسے امام طبرانی، ابن ابی عاصم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: امام طبرانی نے اسے ایسی سند سے روایت کیا ہے جس میں کوئی نقص نہیں۔

٩/٥٧. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: طُوْبٰى لِلْمُخْلِصِيْنَ أُولٰئِكَ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى تَتَجَلّٰى عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

٥٦: أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ١/٣٥٣، الرقم/٦١٢، وابن أبي شيبة موقوفا في المصنف، ٧/١١١، الرقم/٣٤٥٩٢، وابن أبي عاصم في الزهد/٦٢، الرقم/١٢٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٨١، الرقم/١٠٤٤١، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٢٥٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٤، الرقم/١٠، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٢٩٨، ووثّقه الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٢۔

٥٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٤٣، الرقم/٦٨٦١، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٤٨، الرقم/٣٩٣٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٧٢٢۔

حضرت ثوبان ﷺ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: خوش خبری ہے اِخلاص اختیار کرنے والوں کے لیے۔ یہ لوگ ہدایت کے چراغ ہیں، ان کے ذریعے ہر تاریک فتنہ چھٹ جاتا ہے (اور ہدایت کی روشنی عام ہو جاتی ہے)۔

اسے امام ابونعیم، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۵۸. عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَحَرَّوُا الصِّدْقَ وَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنَّ فِيْهِ الْهَلَكَةَ، فَإِنَّ فِيْهِ النَّجَاةَ، وَاجْتَنِبُوا الْكَذِبَ وَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنَّ فِيْهِ النَّجَاةَ، فَإِنَّ فِيْهِ الْهَلَكَةَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ السَّرِيِّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت منصور بن معتمر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ سچ اور سچائی (کی راہ) اختیار کرو اگرچہ (ظاہراً) تمہیں اس میں ہلاکت ہی نظر آئے۔ بے شک سچ میں ہی نجات ہے۔ اور جھوٹ سے اجتناب کرو اگرچہ (ظاہراً) تمہیں اس میں نجات ہی نظر آئے، اور بے شک جھوٹ میں ہلاکت ہی ہے۔

اسے امام ابن ابی الدنیا اور ابن السری نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۱/۵۹. عَنْ أَبِي فِرَاسٍ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ، قَالَ: نَادٰی رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ

۵۸: أخرجه ابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق، باب في الصدق/۱/۵۱، الرقم/۱۳۷، وأيضًا في الصمت/۲۲۷، الرقم/٤٤٦، وابن السري في الزهد، ۲/٦٣٥، الرقم/۱۳۷۵، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۳/٣٦٥، الرقم/٤٤٤٢، والمناوي في فيض القدير، ۳/۲۳۲۔

۵۹: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، باب في إخلاص العمل لله، ٥/٣٤٢، الرقم/٦٨٥٧-٦٨٥٨، وابن بشران في أمالي، المجلس السابع والخمسون والستمائة في شوال من السنة، ۱/٣٢٦، الرقم/٣٠٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۲۲۔

اللهِ، مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ: الإِخْلَاصُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

وَفِي لَفْظٍ آخَرَ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَلُوْنِي عَمَّا شِئْتُمْ! فَنَادٰى رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا الإِسْلَامُ؟ قَالَ: إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، قَالَ: فَمَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: الْإِخْلَاصُ، قَالَ: فَمَا الْيَقِيْنُ؟ قَالَ: التَّصْدِيْقُ بِالْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ بِشْرَانَ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ.

قبیلہ اسلم کے ایک شخص حضرت ابوفراس بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے پکار کر آواز دی اور عرض کیا: یارسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اخلاص (ہی کا نام ایمان ہے)۔

اسے امام بیہقی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تم چاہتے ہو مجھ سے پوچھو! ایک آدمی نے آواز دی: یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا۔ پھر اس نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اخلاص۔ اس نے پوچھا: تو یقین کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت کی تصدیق کرنا۔

اسے امام بیہقی اور ابن بشران نے روایت کیا ہے اور منذری نے بیان کیا ہے۔

١٢/٦٠. عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ: أَنَا خَيْرُ شَرِيْکٍ فَمَنْ أَشْرَکَ مَعِي شَرِيْکًا فَهُوَ لِشَرِيْکِي، يَا

٦٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الزهد، باب ما ذكر في زهد الأنبياء وكلامهم ﷺ، ١٣٧/٧، الرقم/٣٤٧٩٢، والدارقطني في السنن، كتاب الطهارة، باب النية، ٥١/١، الرقم/٣، وابن قانع في معجم الصحابة، ٣٢/٢، الرقم/٤٧٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٣٥/٥، الرقم/٦٨٣٦، والمقدسي ←

أَيُّهَا النَّاسُ، أَخْلِصُوْا أَعْمَالَكُمْ لِلّٰهِ ﷻ فَإِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ إِلَّا مَا أُخْلِصَ لَهُ وَلَا تَقُوْلُوْا: هٰذَا لِلّٰهِ وَلِلرَّحِمِ فَإِنَّهَا لِلرَّحِمِ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيءٌ وَلَا تَقُوْلُوْا: هٰذَا لِلّٰهِ وَلِوُجُوْهِكُمْ فَإِنَّهَا لِوُجُوْهِكُمْ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيءٌ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ قَانِعٍ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

حضرت ضحاک بن قیس فہری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بہترین شریک ہوں، پس جس نے میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو وہ میرے شریک کے لیے ہے۔ اے لوگو! اپنے اعمال اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر لو، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے لیے خالص چیز کو ہی قبول کرتا ہے۔ اور ایسا نہ کہو: یہ اللہ کے لیے ہے اور یہ رشتہ داروں کے لیے ہے، کیونکہ جو رشتہ دار کے لیے ہے وہ اسی کے لیے ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے اس میں سے کوئی شے نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایسا کہا کرو: یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہ تمہارے لیے ہے، کیونکہ وہ تمہارے لیے ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے اس میں سے کوئی چیز نہیں ہے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ، دارقطنی، ابن قانع اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے کہا ہے: اسے امام بزار نے ایسی سند سے روایت کیا ہے جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

٦١-٦٢/١٣. عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ فِي مَسْجِدِ

..........: في الأحاديث المختارة، ٩٠/٨، الرقم/٩٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٧١/٥، الرقم/٨١٥٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٣/١، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٢٩٦/٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٢١/١٠، والهندي في كنز العمال، ١٣/٣، الرقم/٥٢٨٠۔

٦١: أخرجه البزار في المسند، ١٠٦/٧-١٠٧، الرقم/٢٦٦٣، والبيهقي في شعب الإيمان، باب في إخلاص العمل لله، ٣٣٧/٥، ٣٣٩، الرقم/٦٨٤٤، ٦٨٥٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣١٤/٣٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣٣/١، الرقم/٤٦، وابن تيمية في شرح العمدة، ٧٧/٤، والهندي في كنز العمال، ١٩٥/٢، الرقم/٤٥٠٢۔

دِمَشْقَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ﷺ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ: يٰأَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ. فَقَالَ مُعَاذٌ: اَللّٰهُمَّ، غُفْرًا. فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، أَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ رِيَاءً فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ رِيَاءً فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ صَلّٰى رِيَاءً، فَقَدْ أَشْرَكَ؟ قَالَ: بَلٰى.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ.

ابو صالح بیان کرتے ہیں: حضرت عبد الرحمٰن بن غنم دمشق کی مسجد میں حضور نبی اکرم ﷺ کے اَصحاب کی معیت میں تشریف فرما تھے جن میں حضرت معاذ بن جبل ﷺ بھی تھے۔ عبد الرحمٰن بن غنم نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے بارے میں سب سے خوفناک چیز جس سے میں ڈرتا ہوں وہ شرکِ خفی ہے۔ حضرت معاذ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! معاف فرما۔ تو انہوں نے کہا: اے معاذ! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے نہیں سنا: جس نے ریاکاری کے لیے روزہ رکھا تو اس نے شرک کیا، اور جس نے ریاکاری کے لیے صدقہ کیا تو اس نے شرک کیا، اور جس نے ریاکاری کے لیے نماز پڑھی تو اس نے شرک کیا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، کیوں نہیں۔

اسے امام بزار اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور منذری نے بیان کیا ہے۔

(٦٢) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْكَمَالِ، فَقَالَ: قَوْلُ الْحَقِّ، وَالْعَمَلُ بِالصِّدْقِ.

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الْإِحْيَاءِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے (نیکی کے) کمال کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ہر

٦٢: الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٨٧، والسبكي في طبقات الشافعية الكبرى، ٦/٣٧٩، والعراقي في المغني عن حمل الأسفار، ٢/١١٧٩، الرقم/٣٤٢٧٧۔

حال میں) حق بات کہنا اور اَخلاصِ کامل کے ساتھ اَعمال سرانجام دینا (نیکی کا کمال ہے)۔

اسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

أَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى دَاوُدَ ﷺ: يَا دَاوُدُ، مَنْ صَدَّقَنِي فِي سَرِيْرَتِهٖ صَدَّقْتُهُ عِنْدَ الْمَخْلُوْقِيْنَ فِي عَلَانِيَتِهٖ. (١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، وَأَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد ﷺ کی طرف یہ وحی فرمائی: اے داؤد! جو شخص اپنے باطن میں (نیت کی درستی اور اخلاص کے ساتھ) میری تصدیق کرتا ہے تو میں اس کے ظاہر میں خلق کے نزدیک (اعمال صالحہ کی توفیق دے کر) اس کی تصدیق کرتا ہوں (اس طرح کہ خلقِ خدا اس سے محبت کرنے لگتی ہے)۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں اور ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

أَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى مُوْسٰى ﷺ: إِنِّي إِذَا أَحْبَبْتُ عَبْدًا ابْتَلَيْتُهُ بِبَلَايَا لَا تَقُوْمُ بِهَا الْجِبَالُ لِأَنْظُرَ كَيْفَ صِدْقُهُ، فَإِنْ وَجَدْتُهُ صَابِرًا اتَّخَذْتُهُ وَلِيًّا وَحَبِيْبًا، وَإِنْ وَجَدْتُهُ جَزُوْعًا يَشْكُوْنِي إِلٰى خَلْقِي خَذَلْتُهُ وَلَا أُبَالِي. (٢)

---

(١) القشيري في الرسالة/٢١٣، وأبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٨٦، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٣٨٧/٤، وابن القيم في مدارج السالكين، ٢٧٨/٢۔

(٢) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٩١، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٣٩٣/٤۔

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: جب میں کسی بندے سے محبت کرنے لگتا ہوں تو اُسے ایسی آفات و بلیات سے آزماتا ہوں جن کا بوجھ پہاڑ بھی نہیں اٹھا سکتے (یہ اس لئے کرتا ہوں) تاکہ میں اس کا صدق جانچ سکوں، پھر اگر میں اسے صابر پاؤں تو میں اُسے (اپنا) ولی اور حبیب بنا لیتا ہوں اور اگر اُسے گھبراہٹ کا شکار اور مخلوق سے اپنی شکایت کرتا ہوا پاؤں تو اسے رسوا کر دیتا ہوں اور (اس کی کوئی) پرواہ نہیں کرتا۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه لِابْنِهِ الْحَسَنِ فِي وَصِيَّتِهِ: يَا بُنَيَّ، الْعَقْلُ فِي ثَلَاثٍ: الصِّدْقِ، وَالْحِلْمِ، وَحُسْنِ الْمُدَارَاةِ، وَالْإِسْتِقَامَةُ فِي ثَلَاثٍ: الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ، وَطَلَبِ الْعِلْمِ، وَصِدْقِ النِّيَّةِ.(۱)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی الله عنه نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن مجتبیٰ رضی الله عنه کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: میرے بیٹے! تین کاموں میں عقل مندی ہے: صدق، بردباری اور حسنِ خدمت؛ جبکہ تین چیزوں میں استقامت کی ضرورت ہے: ایفاے عہد، طلبِ علم اور صدقِ نیت۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ: وَجَدْتُ عَلٰى حَاشِيَةِ التَّوْرَاةِ اثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ حَرْفًا كَانَ صُلَحَاءُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَقْرَءُوْنَهَا وَهُوَ أَنَّهُ:

---

(۱) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/۱۸۸۔

(حضرت ابو ہریرہ ﷺ کے تلمیذِ خاص) امام وہب بن منبہ فرماتے ہیں:
میں نے تورات کے حاشیہ پر بائیس اَقوالِ زرّیں لکھے ہوئے پائے جنہیں بنی اسرائیل کے صلحاء و عرفاء اجتماعی طور پر مجلس میں بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ وہ اَقوال یہ ہیں:

لَا كَنْزَ أَنْفَعُ مِنَ الْعِلْمِ	علم سے زیادہ نفع مند کوئی خزانہ نہیں۔
وَلَا مَالَ أَرْبَحُ مِنَ الْحِلْمِ	بردباری سے زیادہ فائدہ مند کوئی مال نہیں۔
وَلَا حَسْبَ أَوْضَعُ مِنَ الْغَضَبِ	غصہ سے بدتر حسب کوئی نہیں۔
وَلَا قَرِيْنَ أَزْيَنُ مِنَ الْعَقْلِ	عقل سے زیادہ صاحبِ زینت کوئی ساتھی نہیں۔
وَلَا رَفِيْقَ أَشْيَنُ مِنَ الْجَهْلِ	جہالت سے زیادہ عیب دار کوئی دوست نہیں۔
وَلَا شَرَفَ أَعَزُّ مِنَ التَّقْوٰى	تقویٰ سے زیادہ عزت والا کوئی مرتبہ نہیں۔
وَلَا كَرَمَ أَوْفَرُ مِنْ تَرْكِ الْهَوٰى	خواہش نفسانی کو ترک کرنے سے بڑھ کر کوئی فیاضی نہیں۔
وَلَا عَمَلَ أَفْضَلُ مِنَ الْفِكْرِ	تفکر سے زیادہ فضیلت والا کوئی عمل نہیں۔
وَلَا حَسَنَةَ أَعْلٰى مِنَ الصَّبْرِ	صبر سے برتر کوئی نیکی نہیں۔

وَلا سَيِّئَةَ أَخْزیٰ مِنَ الْكِبْرِ	تکبر سے زیادہ رُسوا کن کوئی برائی نہیں۔
وَلا دَوَاءَ أَلْيَنُ مِنَ الرِّفْقِ	نرم برتاؤ سے زیادہ ملائم کوئی دوا نہیں۔
وَلا دَاءَ أَوْجَعُ مِنَ الْخَرْقِ	بدسلوکی سے زیادہ تکلیف دہ کوئی بیماری نہیں۔
وَلا رَسُوْلَ أَعْدَلُ مِنَ الْحَقِّ	حق سے زیادہ عدل کرنے والا کوئی نمائندہ نہیں۔
وَلا دَلِيْلَ أَنْصَحُ مِنَ الصِّدْقِ	صدق سے بڑھ کر ہمدرد رہنما کوئی نہیں۔
وَلا عَنَاءَ أَشْقٰى مِنَ الْجَمْعِ	مال جمع کرنے سے زیادہ نامراد مشقت کوئی نہیں۔
وَلا فَقْرَ أَذَلُّ مِنَ الطَّمَعِ	طمع سے زیادہ ذلیل کوئی افلاس نہیں۔
وَلا حَيَاةَ أَطْيَبُ مِنَ الصِّحَّةِ	صحت سے زیادہ پاکیزہ کوئی زندگی نہیں۔
وَلا مَعِيْشَةَ أَهْنَأُ مِنَ الْعِفَّةِ	پارسائی سے زیادہ خوشگوار اسباب زندگی کوئی نہیں۔
وَلا عِبَادَةَ أَحْسَنُ مِنَ الْخُشُوْعِ	خشوع سے زیادہ حسین کوئی عبادت نہیں۔
وَلا زُهْدَ خَيْرٌ مِنَ الْقُنُوْعِ	قناعت پسندی سے بہتر کوئی زہد نہیں۔

وَلَا حَارِسَ أَحْفَظُ مِنَ الصَّمْتِ خاموشی سے زیادہ محافظ کوئی نگہبان نہیں۔

وَلَا غَائِبَ أَقْرَبُ مِنَ الْمَوْتِ.(١) موت سے زیادہ قریب کوئی غائب نہیں۔

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْحَارِثُ الْمُحَاسِبِيُّ: مَنْ أَرَادَ لَذَّةَ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَصْحَبِ الْفُقَرَاءَ الصَّادِقِيْنَ، وَقِيْلَ: الصِّدْقُ نُوْرٌ يَسْكُنُ فِي الْقَلْبِ يُنَافِي الْأَضْدَادَ.(٢)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام حارث محاسبی کا فرمان ہے: جو شخص اہلِ جنت کے طعام کی لذت چکھنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ صاحبِ صدق فقراء کی صحبت میں بیٹھا کرے۔ کہا گیا ہے: صدق نور ہے، جب یہ قلب میں ٹھکانہ بناتا ہے تو (صدق سے) متضاد اشیاء کی نفی کر دیتا ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ الْحَارِثُ الْمُحَاسِبِيُّ: مَنْ صَحَّحَ بَاطِنَهُ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْإِخْلَاصِ زَيَّنَ اللهُ تَعَالٰى ظَاهِرَهُ بِالْمُجَاهَدَةِ وَاتِّبَاعِ السُّنَّةِ.(٣)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٨٨-١٨٩۔

(٢) المرجع نفسه، ص/١٩٢۔

(٣) الشعراني في الطبقات الكبرى/١١٣۔

امام حارث محاسبی نے فرمایا: جس نے اپنے باطن کو خوفِ خدا اور اخلاص کے ساتھ درست کر لیا، اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدہ اور سنت کی پیروی کے ساتھ خوبصورت بنا دیتا ہے۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ الْحَارِثِ الْمُحَاسِبِيِّ، قَالَ: الصَّادِقُ هُوَ الَّذِي لَا يُبَالِي لَوْ خَرَجَ كُلُّ قَدْرٍ لَهُ فِي قُلُوْبِ الْخَلْقِ مِنْ أَجْلِ صَلَاحِ قَلْبِهِ، وَلَا يُحِبُّ اطِّلَاعَ النَّاسِ عَلَى مَثَاقِيلَ مِنْ حُسْنِ عَمَلِهِ، وَلَا يَكْرَهُ أَنْ يَطَّلِعَ النَّاسُ عَلَى السَّيِّءِ مِنْ عَمَلِهِ، فَإِنَّ كَرَاهَتَهُ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ يُحِبُّ الزِّيَادَةَ عِنْدَهُمْ، وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ إِخْلَاصِ الصِّدِّيْقِيْنَ. (١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام حارث محاسبی سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: صاحبِ صدق وہ شخص ہے جو اصلاحِ قلب کی خاطر مخلوق کے دلوں سے اپنی ساری قدر و منزلت کے نکل جانے کی پروانہیں کرتا اور نہ وہ یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے حسنِ عمل کے وزن (مرتبہ) سے آگاہ ہوں۔ اور وہ اس کو بھی ناپسند نہیں کرتا کہ لوگ اس کے برے اعمال سے آگاہ ہوں، کیونکہ اس کی یہ ناپسندیدگی اس بات کی علامت ہے کہ وہ لوگوں کے ہاں اپنی قدر و منزلت میں اضافے کا خواہاں ہے۔ اور ایسی نیت اور عمل صدیقین کے اخلاص میں سے نہیں ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

---

(١) القشيري في الرسالة/٢١٣-٢١٤، والنووي في بستان العارفين/٢٨، وأيضاً في الأذكار/٦، وابن القيم في مدارج السالكين، ٢/٢٧٨۔

عَنِ الإِمَامِ أَبِي عَلِيٍّ الدَّقَّاقِ، قَالَ: اَلْإِخْلَاصُ: اَلتَّوَقِّي عَنْ مُلَاحَظَةِ الْخَلْقِ، وَالصِّدْقُ: اَلتَّنَقِّي عَنْ مُطَاوَعَةِ النَّفْسِ، فَالْمُخْلِصُ لَا رِيَاءَ لَهُ، وَالصَّادِقُ لَا إِعْجَابَ لَهُ. (١)

ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ.

امام ابوعلی الدقاق سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اِخلاص سے مراد مخلوق کے دکھاوے سے بچنا، اور صدق سے مراد نفس کی پیروی سے پاک ہونا ہے۔ لٰہذا مخلص وہ شخص ہے جس کے ہاں ریاکاری نہ ہو اور صادق وہ شخص ہے جس کے ہاں خود پسندی نہ ہو۔

اسے امام نووی نے ’الاذکار‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْجُنَيْدُ: اَلصِّدْقُ إِفْرَادُ اللهِ تَعَالٰى بِالْعَمَلِ، وَمُطَابَقَةُ الْعَقْدِ النُّطْقَ. (٢)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام جنید بغدادی کا فرمان ہے: عمل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یکتا ماننا اور عمل کی قول سے مطابقت صدق ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ الْجُنَيْدِ الْبَغْدَادِيِّ، قَالَ: اَلإِخْلَاصُ سِرٌّ بَيْنَ اللهِ وَعَبْدِهٖ، وَلَا يَعْلَمُهُ مَلَكٌ فَيَكْتُبُهُ، وَلَا شَيْطَانٌ فَيُفْسِدُهُ، وَلَا هَوٰى فَيُمِيْلُهُ. وَقَالَ: اَلصَّادِقُ يَتَقَلَّبُ فِي الْيَوْمِ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً،

---

(١) النّووي في الأذكار/١٣۔

(٢) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٨٨۔

وَالْمُرَائِي يَثْبُتُ عَلٰى حَالَةٍ وَاحِدَةٍ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً. (١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ وَالسُّبْكِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

امام جنید بغدادی سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: اِخلاص اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ایک راز ہے، جسے نہ کوئی فرشتہ جان سکتا ہے کہ (اس کے نامہ اعمال میں) لکھ لے اور نہ ہی شیطان (اسے جان سکتا ہے) کہ اسے خرابی کا شکار کر دے، اور نہ ہی خواہش نفس اسے پاسکتی ہے کہ اسے کسی اور طرف مائل کر دے۔ اور آپ نے مزید فرمایا: صادق ایک دن میں چالیس منازل طے کرتا ہے (اور افضل سے افضل تر حالت کو منتقل ہوتا رہتا ہے) جب کہ ریاکار ایک ہی حالت پر چالیس سال تک ٹھہرا رہتا ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے اور سبکی نے مذکورہ الفاظ میں 'طبقات الشافعیۃ' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ الْجُنَيْدُ فِي مَعْنٰى قَوْلِهٖ ﷻ: ﴿وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ [القصص، ٢٨/٧٧]، **لَا تَتْرُكْ إِخْلَاصَ الْعَمَلِ ِللهِ فِي الدُّنْيَا، فَهُوَ الَّذِي يُقَرِّبُكَ بِهٖ وَيَقْطَعُكَ عَمَّا سِوَاهُ.** (٢)

ذَكَرَهُ أَبُو طَالِبٍ فِي عِلْمِ الْقُلُوْبِ.

امام جنید بغدادی نے اللہ تعالیٰ کے فرمان - ﴿وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ 'اور دنیا سے (بھی) اپنا حصہ نہ بھول' - ***کے بارے میں کہا ہے:*** دنیا کے اَعمال میں اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص کو ترک نہ کر کیونکہ وہ تمہیں اس اخلاص کے ذریعے اپنا مقرب بنا لے گا اور اپنے سوا ہر ایک سے منقطع کر دے

---

(١) القشيري في الرسالة/٢١١، والسبكي في طبقات الشافعية الكبرى، ٢/٢٦٥، والنووي في بستان العارفين/٢٨، وابن القيم في مدارج السالكين، ٢/٢٧٤۔

(٢) أبو طالب المكي في علم القلوب/١٦١، ١٦٢۔

گا (یعنی بے نیاز کر دے گا)۔

اسے امام ابو طالب مکی نے 'علم القلوب' میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ مَرَّةً عَنِ الإِخْلَاصِ، فَقَالَ: إِخْرَاجُ الْخَلْقِ مِنْ مُعَامَلَةِ اللهِ تَعَالٰی، وَالنَّفْسِ مِنْ مُعَامَلَةِ الْخَلْقِ.(١)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام جنید بغدادی سے ایک مرتبہ اخلاص کے بارے میں پوچھا گیا، انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے معاملے میں سے مخلوق (کے دھیان) کو نکال دینا اور مخلوق کے معاملے میں سے (خواہشاتِ) نفس کو نکال دینا (اِخلاص ہے)۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ ذُو النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ: الصِّدْقُ سَيْفُ اللهِ مَا وُضِعَ عَلٰی شَيْءٍ إِلَّا قَطَعَهُ.(٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ وَالْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ذو النون مصری کا قول ہے: صدق اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے جسے جہاں بھی رکھا جائے اُسے کاٹ دیتی ہے (یعنی اس سے نفس کی آلائشیں اور کدورتیں ختم ہوجاتی ہیں)۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں اور امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قِيْلَ لِلْإِمَامِ ذِي النُّوْنِ الْمِصْرِيِّ: مَا عَلَامَةُ الصِّدْقِ؟ قَالَ:

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٨٣۔

(٢) السلمي في طبقات الصوفية/٣٢، والقشيري في الرسالة/٢١٣، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ٩/٣٩٥، وأبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٨٨، والنووي في بستان العارفين/٢٨۔

قَلْبٌ مَحْزُوْنٌ، وَكَلَامٌ بِالْحَقِّ مَوْزُوْنٌ.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ذو النون المصری سے پوچھا گیا: صدق کی نشانی کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: (اللہ کے لیے) مغموم قلب اور حق سے مزین موزوں گفتگو۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الْإِمَامِ ذِي النُّوْنِ الْمِصْرِيِّ، قَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنْ أَعْمَالِ الْإِخْلَاصِ: اِسْتِوَاءُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ مِنَ الْعَامَّةِ، وَنِسْيَانُ رُؤْيَتِهِمْ فِي الْأَعْمَالِ نَظَرًا إِلَى اللهِ، وَاقْتِضَاءُ ثَوَابِ الْعَمَلِ فِي الْآخِرَةِ بِحُسْنِ عَفْوِ اللهِ فِي الدُّنْيَا بِحُسْنِ الْمِدْحَةِ.(٢)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام ذو النون المصری سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: تین چیزیں اَعمالِ اِخلاص (کی علامات) میں سے ہیں: عوام الناس کی طرف سے مدح و ذم کا برابر ہو جانا (یعنی نہ اپنی تعریف سے مغرور ہونا اور نہ مذمت وتنقید سے پریشان ہونا) اور اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھتے ہوئے اعمال کے دکھاوے کو بھول جانا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حسنِ مدحت کے ذریعے دنیا میں اس کے حسنِ بخشش کے ساتھ آخرت میں اپنے اعمال کے ثواب کی التجا کرنا۔

اسے امام ابو نعیم نے ’حلیۃ الاولیاء‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ ذُوْ النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ: اَلْإِخْلَاصُ: مَا حَفَّظَ مِنَ الْعَدُوِّ أَنْ يُفْسِدَهُ.(٣)

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٩١۔

(٢) أبو نعيم في حلية الأولياء، ٣٦١/٩، والنّووي في الأذكار/١٣۔

(٣) القشيري في الرسالة/٢٠٩۔

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ذو النون المصری نے فرمایا: اخلاص وہ عمل ہے جو انسان کو دشمن (یعنی نفس اور شیطان) سے بچائے، کہ وہ اسے خراب نہ کر دے۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ ذُو النُّوْنِ: اَلْعِلْمُ مَوْجُوْدٌ، وَالْعَمَلُ بِالْعِلْمِ مَفْقُوْدٌ، وَالْعَمَلُ مَوْجُوْدٌ، وَالْإِخْلَاصُ فِي الْعَمَلِ مَفْقُوْدٌ، وَالْحُبُّ مَوْجُوْدٌ، وَالصِّدْقُ فِي الْحُبِّ مَفْقُوْدٌ.(۱)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ذو النون المصری نے فرمایا: (آج دنیا کا یہ حال ہو گیا ہے کہ) علم موجود ہے لیکن علم پر عمل مفقود ہے۔ اسی طرح عمل موجود ہے لیکن عمل میں اخلاص ناپید ہے اور محبت موجود ہے لیکن محبت میں سچائی و خالصیت باقی نہیں رہی۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ أَيُضًا: اَلإِخْلَاصُ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِالصِّدْقِ فِيْهِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ، وَالصَّبْرُ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِالْإِخْلَاصِ فِيْهِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَيْهِ.(۲)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ذو النون المصری نے ہی فرمایا: اخلاص اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک اُس میں صدق اور پھر اس پر صبر نہ ہو اور صبر اُس وقت تک تکمیل پذیر نہیں ہوتا جب تک اس میں اخلاص اور اس پر دوام نہ ہو۔

---

(۱) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/۱۸۱۔

(۲) المرجع نفسه۔

اسے امام ابو سعد نیشا پوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: تَرْكُ الْعَمَلِ مِنْ أَجْلِ النَّاسِ رِيَاءٌ، وَالْعَمَلُ مِنْ أَجْلِ النَّاسِ شِرْكٌ، وَالْإِخْلَاصُ أَنْ يُعَافِيَكَ اللهُ عَنْهُمَا. (١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَابْنُ عَسَاكِرَ فِي التَّارِيْخِ.

امام فضیل بن عیاض سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: لوگوں کی خاطر کسی عمل کو ترک کر دینا ریاکاری ہے اور لوگوں کی خاطر کسی عمل کا بجا لانا شرک ہے۔ اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان دونوں باتوں سے محفوظ رکھے۔

اسے امام بیہقی نے 'شعب الایمان' میں اور ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَدْهَمَ: اَلإِخْلَاصُ صِدْقُ النِّيَّةِ مَعَ اللهِ تَعَالٰى. (٢)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابراہیم بن اَدہم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدقِ نیت سے ہونا اخلاص ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشا پوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

قِيْلَ لِلإِمَامِ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: مَا أَصْلُ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي نَحْنُ

---

(١) البيهقي في شعب الإيمان، باب في إخلاص العمل لله، ٥/٣٤٧، الرقم/٦٨٧٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٨/٤٠٢، والنووي في الأذكار/٦، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٨٢، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢٣/١٧٤، وابن القيم في مدارج السالكين، ٢/٦٩۔

(٢) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٧٩۔

عَلَيهِ؟ فَقَالَ: الصِّدْقُ، وَالسَّخَاءُ، وَالشَّجَاعَةُ. فَقِيلَ: زِدْنَا. فَقَالَ: التُّقٰى، وَالْحَيَاءُ، وَطِيبٌ.(١)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيبِ.

امام سہل بن عبد اللہ تستری سے پوچھا گیا: اس (دینِ اسلام کے) اَمر کی اصل کیا ہے جس پر ہم ہیں؟ انہوں نے فرمایا: صدق، سخاوت اور شجاعت۔ ان سے کہا گیا: ہمارے لئے مزید بیان فرمائیے، تو انہوں نے فرمایا: تقویٰ، حیاء اور پاکیزگی۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللهِ التُّسْتَرِيِّ، قَالَ: الدُّنْيَا كُلُّهَا جَهْلٌ مَوَاتٌ إِلَّا الْعِلْمَ مِنْهَا، وَالْعِلْمُ كُلُّهُ حُجَّةٌ عَلَى الْخَلْقِ إِلَّا الْعَمَلَ بِهِ، وَالْعَمَلُ كُلُّهُ هَبَاءٌ إِلَّا الإِخْلَاصَ مِنْهُ، وَالإِخْلَاصُ خَطْبٌ عَظِيمٌ لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا اللهُ ﷻ حَتّٰى يَصِلَ الإِخْلَاصُ بِالْمَوْتِ.(٢)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَأَبُو نُعَيمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام سہل بن عبد اللہ التستری نے فرمایا: علم کے علاوہ تمام دنیا جہالت (پر مبنی) مردہ اور بنجر ہے، اور علم سارے کا سارا مخلوق پر حجت ہے سوائے اس پر عمل کے، اور تمام اعمال رائیگاں ہیں سوائے ان میں سے اخلاص (کے ساتھ کئے گئے اعمال) کے، اور اخلاص ایک عظیم حالت و کیفیت ہے جسے اللہ تعالیٰ

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٩٢، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٣٨٧/٤۔

(٢) البيهقي في شعب الإيمان، باب في إخلاص العمل لله، ٣٤٥/٥، الرقم/٦٨٦٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٩٤/١٠، والخطيب البغدادي في اقتضاء العلم والعمل، ٢٩/١، الرقم/٢٢، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٦١/١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٩/٣٤۔

کے سوا کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ اخلاص (میں بندہ) موت سے جا ملتا ہے۔

اسے امام بیہقی نے 'شعب الایمان' میں اور ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَوَّلُ خِيَانَةِ الصِّدِّيْقِيْنَ حَدِيْثُهُمْ مَعَ أَنْفُسِهِمْ. (١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام سہل بن عبد اللہ التستری نے فرمایا: صدیقوں کی خیانت کی ابتداء اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے نفس (کی خواہش) کے ساتھ باتیں کرنے لگتے ہیں۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التُّسْتَرِيُّ: لَا يَشُمُّ رَائِحَةَ الصِّدْقِ عَبْدٌ دَاهِنٌ نَفْسَهُ أَوْ غَيْرَهُ. (٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ وَالْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام سہل بن عبد اللہ التستری کا قول ہے: وہ بندہ صدق کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکتا جو اپنی ذات یا کسی دوسرے کی خوشامد کرتا ہو۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں اور امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ سَهْلٌ: أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ؟ فَقَالَ:

---

(١) القشيري في الرسالة/٢١٣۔

(٢) السلمي في آداب الصحبة/٧٤، والقشيري في الرسالة/٢١١، والنووي في بستان العارفين/٢٨ وأيضاً في الأذكار/٦۔

الْإِخْلَاصُ، لِأَنَّهُ لَيْسَ لَهَا فِيْهِ نَصِيْبٌ.(١)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام سہل بن عبد اللہ التستری سے پوچھا گیا: کون سی چیز نفس پر گراں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اخلاص، کیونکہ نفس کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ سَهْلٌ فِي مَعْنٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ﴾ [فاطر، ٣٥/١٠]، ظَاهِرُهُ الدُّعَاءُ وَالصِّدْقُ، وَبَاطِنُهٗ عَمَلٌ بِالْعِلْمِ وَالْاِقْتِدَاءُ بِالسُّنَّةِ، يَرْفَعُهٗ وَيُوْصِلُهُ الْإِخْلَاصُ.(٢)

ذَكَرَهٗ أَبُو طَالِبٍ فِي عِلْمِ الْقُلُوْبِ.

امام سہل بن عبد اللہ التستری نے اللہ تعالیٰ کے فرمان - ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ﴾ 'پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور وہی نیک عمل (کے مدارج) کو بلند فرماتا ہے' - کے بارے میں کہا ہے: اس (نیک عمل) کا ظاہری معنیٰ دعا اور صدق ہے اور اس کا باطنی معنیٰ اپنے علم کے مطابق عمل اور سنن کی پیروی کرنا ہے جبکہ اخلاص اس کو بلند کرتا اور اس کو (رب سے) ملاتا ہے۔

اسے امام ابو طالب مکی نے 'علم القلوب' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ السَّرِيُّ السَّقَطِيُّ: مَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا لَيْسَ فِيْهِ

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٨٠، وابن القيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/٦٩۔

(٢) أبو طالب المكي في علم القلوب/١٦٢۔

سَقَطَ مِنْ عَيْنِ اللهِ تَعَالٰى.(١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام السری السقطی نے فرمایا: جوشخص لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو ایسی چیزوں سے آراستہ ظاہر کرے جو درحقیقت اس میں نہ پائی جاتی ہوں، وہ شخص اللہ کی نگاہ سے گر جاتا ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: خَصْلَتَانِ يَعْسُرُ عِلَاجُهُمَا، تَرْكُ الطَّمَعِ فِيْمَا بِأَيْدِي النَّاسِ، وَإِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ.(٢)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا: دو خصلتوں کی کوشش کرنا مشکل ہے: ایک لوگوں کے پاس موجود دولت (حاصل کرنے) کا طمع ترک کرنا اور دوسری اللہ تعالیٰ کے لئے عمل میں اخلاص پیدا کرنا۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ أَبُوْ سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيُّ: اجْعَلِ الصِّدْقَ مَطِيَّتَكَ، وَالْحَقَّ سَيْفَكَ، وَاللهُ تَعَالٰى غَايَةُ طَلَبَتِكَ.(٣)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابوسلیمان الدارانی نے فرمایا: (اے انسان!) تو صدق کو اپنی سواری اور حق کو اپنی تلوار بنا لے اور تیری طلب کی اِنتہاء ذاتِ باری تعالیٰ ہی ہونی

---

(١) القشيري في الرسالة/٢٠٩۔

(٢) الشعراني في الطبقات الكبرى/٨٦۔

(٣) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٨٥، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٨٧۔

چاہیے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيُّ: أَقَلُّ الصِّدْقِ اسْتِوَاءُ السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ. (١)

ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ.

امام ابو القاسم قشیری نے ارشاد فرمایا کہ صدق کا ادنیٰ ترین درجہ یہ ہے کہ انسان کا ظاہر اور باطن ایک جیسا ہو جائے۔

اسے امام نووی نے بیان کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ الْقُشَيْرِيُّ: الصِّدْقُ عِمَادُ الْأَمْرِ، وَبِهِ تَمَامُهُ، وَفِيْهِ نِظَامُهُ. (٢)

ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ.

امام قشیری نے فرمایا ہے: صدقِ (نیت اور قول و فعل کی درستی) حکمرانی کا بنیادی ستون ہے، اسی سے اس کے معاملات بحسن و خوبی تکمیل پذیر ہوتے ہیں اور اسی سے اس کا نظام چلتا ہے۔

اسے امام نووی نے ذکر کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ الْقُشَيْرِيُّ: أَقَلُّ الصِّدْقِ اسْتِوَاءُ السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ. (٣)

امام قشیری نے فرمایا ہے: صدق کا کم ترین درجہ ظاہر و باطن کا ایک ہو جانا

---

(١) النّووي في الأذكار من كلام سيّد الأبرار ﷺ/١٣۔

(٢) النووي في بستان العارفين/٢٨، والمناوي في فيض القدير، ٤/٣٤٣۔

(٣) القشيري في الرسالة/٢١١، والنووي في بستان العارفين/٢٨، وأيضاً في الأذكار/٦۔

ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ الْقُشَيْرِيُّ: يَصِحُّ أَنْ يُقَالَ: اَلْإِخْـلَاصُ: تَصْفِيَةُ الْفِعْلِ عَنْ مُلَاحَظَةِ الْمَخْلُوْقِيْنَ. (١)

امام قشیری نے ارشاد فرمایا: یوں کہنا بھی درست ہے کہ مخلوقات کے دکھاوے سے اپنے عمل کو پاک رکھنا اخلاص ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْقُشَيْرِيُّ: قَالَ الْأُسْتَاذُ: اَلْإِخْلَاصُ إِفْرَادُ الْحَقِّ ﷻ فِي الطَّاعَةِ بِالْقَصْدِ، وَهُوَ أَنْ يُرِيْدَ بِطَاعَتِهِ التَّقَرُّبَ إِلَى اللهِ ﷻ دُوْنَ شَيْءٍ آخَرَ مِنَ التَّصَنُّعِ لِمَخْلُوْقٍ، وَاكْتِسَابِ صِفَةٍ حَمِيْدَةٍ عِنْدَ النَّاسِ أَوْ مَحَبَّةِ مَدْحٍ مِنَ الْخَلْقِ أَوْ مَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي سِوَى التَّقَرُّبِ إِلَى اللهِ تَعَالٰى. وَيَصِحُّ أَنْ يُقَالَ: الْإِخْلَاصُ: تَصْفِيَةُ الْفِعْلِ مِنْ مُلَاحَظَةِ الْمَخْلُوْقِيْنَ. وَيَصِحُّ أَنْ يُقَالَ الْإِخْلَاصُ: التَّوَقِّي عَنْ مُلَاحَظَةِ الْأَشْخَاصِ. (٢)

امام قشیری فرماتے ہیں: (ہمارے) استاذ نے فرمایا ہے: اخلاص یہ ہے کہ طاعت وفرمانبرداری میں مکمل ارادے کے ساتھ حق تعالیٰ کو یکتا تسلیم کر لینا اور اس سے مراد یہ ہے کہ بندہ اپنی طاعت سے اللہ تعالیٰ کے تقرب کا ارادہ کرے اور اس میں مخلوق کے لئے کسی بھی قسم کا تصنع نہ ہو اور اس میں لوگوں کے ہاں قابلِ تعریف القاب کے حصول کی خواہش یا مخلوق کی طرف سے ملنے والی تعریف سے محبت، یا اللہ کے تقرب کے علاوہ کسی اور شے کی تلاش وغیرہ بھی شامل نہ ہو۔ اگر یہ کہا جائے تو درست ہوگا کہ اخلاص جمیع مخلوق (کی خواہش و چاہت) سے فعل کو پاک کرنا ہے۔ اور یہ کہا جائے تو بھی درست ہے کہ

(١) القشيري في الرسالة/٢٠٧۔

(٢) المرجع نفسه، ص/٢٠٧-٢٠٨، والنووي في بستان العارفين/٢٧۔

اخلاص لوگوں کی نظروں سے (اپنے آپ کو) بچانا ہے (اور اللہ تعالیٰ کی طرف کاملاً لَو لگانا ہے)۔

قَالَ الإِمَامُ يُوْسُفُ بْنُ أَسْبَاطٍ: لَأَنْ أَبِيتَ لَيْلَةً أُعَامِلُ اللهَ تَعَالٰى بِالصِّدْقِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَضْرِبَ بِسَيْفِي فِي سَبِيْلِ اللهِ تَعَالٰى. (١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام یوسف بن اَسباط نے فرمایا: اگر میں ایک رات بھی صدق کے ساتھ اللہ سے معاملہ کرلوں تو یہ مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ يُوْسُفُ بْنُ أَسْبَاطٍ: لِلصِّدْقِ عَلَامَاتٌ: صِدْقُ اللِّسَانِ مَعَ إِضْمَارِ الْقَلْبِ، وَمُقَابَلَةُ الْقَوْلِ بِالْفِعْلِ، وَتَرْكُ طَلَبِ الْمَحْمَدَةِ عَاجِلاً، وَإِيْثَارُ الْآخِرَةِ عَلَى الدُّنْيَا، وَمُقَاطَعَةُ النَّفْسِ عَنِ الْهَوٰى. (٢)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدِ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام یوسف بن اسباط کا فرمان ہے کہ صدق کی یہ علامات ہوتی ہیں: قلب کے اِخفاء کے ساتھ صدق گوئی، فعل کے ساتھ قول کی مطابقت (کہ فعل قول کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے یا نہیں)، قابلِ تعریف مقام کے حصول کی طلب میں عجلت کو ترک کرنا، دنیا پر آخرت کو ترجیح اور نفس کا خواہش سے قطع تعلق۔

---

(١) القشيري في الرسالة/٢١٣۔

(٢) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٩٢۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ يُوسُفُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلَامَةِ الصَّادِقِ، فَقَالَ: حُبُّ الْاِنْفِرَادِ وَكِتْمَانُ الطَّاعَةِ. (١)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام یوسف بن حسین سے صادق کی علامت کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا: خلوت پسندی اور اِطاعتِ اِلٰہی کو خفیہ رکھنا۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ الزَّقَّاقُ: لَوْ أَنَّ أَحَداً تَعَلَّمَ عِلْمَ الْعُلَمَاءِ، وَفَهِمَ حِكَمَ الْحُكَمَاءِ، وَعَرَفَ سِحْرَ كُلِّ سَاحِرٍ، لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَسْتُرَ عَوْرَتَهُ إِلَّا بِلِبَاسِ الصِّدْقِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ تَعَالٰى. (٢)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابو بکر زقاق کا فرمان ہے: اگر کوئی علماء کا علم سیکھ لے، حکماء کی حکمتوں کا فہم حاصل کر لے اور تمام جادوگروں کے جادو کی معرفت بھی حاصل کر لے تب بھی وہ اپنی پردہ پوشی (یعنی عیبوں کو چھپانے) کی استطاعت نہیں رکھتا سوائے یہ کہ وہ ایسا لباسِ صدق اختیار کرے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان (راز) ہوتا ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ الدَّقَّاقُ: نُقْصَانُ كُلِّ مُخْلِصٍ فِي

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٩٢۔

(٢) المرجع نفسه، ص/١٨٨۔

إِخْلَاصِهٖ رُؤْيَةُ إِخْلَاصِهٖ، فَإِذَا أَرَادَ اللهُ تَعَالٰى أَنْ يُخْلِصَ إِخْلَاصَهٗ أَسْقَطَ عَنْ إِخْلَاصِهٖ رُؤْيَتَهٗ لِإِخْلَاصِهٖ، فَيَكُوْنُ مُخْلَصًا لَا مُخْلِصًا. (١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ابوبکر الدقاق نے فرمایا: اپنے اخلاص پر نظر رکھنا مخلص کے لئے نقصان دہ ہے۔ لہٰذا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے اخلاص کو خالص بنانا چاہتا ہے تو اس کے اخلاص سے اخلاص کے نظر آنے کو نکال دیتا ہے (یعنی اسے اپنا اخلاص نظر نہیں آتا)۔ لہٰذا وہ مخلَص (بفتح اللام) ہوتا ہے، نہ کہ مخلِص (بکسر اللام)۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ أَبُوْ عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ: اَلْإِخْلَاصُ: اَلتَّوَقِّي عَنْ مُلَاحَظَةِ الْخَلْقِ، وَالصِّدْقُ: اَلتَّقِّيُّ عَنْ مُطَالَعَةِ النَّفْسِ، فَالْمُخْلِصُ لَا رِيَاءَ لَهٗ، وَالصَّادِقُ لَا إِعْجَابَ لَهٗ. (٢)

ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي الْبُسْتَانِ.

امام ابوعلی الدقاق فرماتے ہیں: اخلاص مخلوق کی نظروں سے اپنے آپ کو بچانا ہے اور صدق نفس کے مطالعہ سے اپنے آپ کو پاکیزہ رکھنا ہے، لہٰذا مخلص میں ریا نہیں ہوتی اور صادق عجاب و خود پسندی سے محفوظ ہوتا ہے۔

اسے امام نووی نے 'بستان العارفین' میں ذکر کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ الشِّبْلِيُّ: لَيْسَ لِلصَّادِقِ دَعْوٰى، وَلَا لِلْمُحِبِّ شَكْوٰى وَلَا لِلْعَارِفِ عَلَاقَةٌ، وَلَا لِلْخَائِفِ قَرَارٌ وَلَا لِلْمُرِيْدِ

(١) القشيري في الرسالة/٢٠٨۔

(٢) النووي في بستان العارفين/٢٧۔

فِرَارٌ.(١)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام شبلی کا فرمان ہے: صادق (کبھی) دعویٰ نہیں کرتا (بلکہ عمل کا پیکر ہوتا ہے)، محبِّ (الٰہی) شکوہ نہیں کرتا، عارف کا کسی سے دنیاوی تعلق نہیں ہوتا، خدا سے ڈرنے والے کو (سکون و) قرار نہیں ہوتا اور مریدِ الٰہی (اللہ کا ارادہ کرنے والے) کو فرار نہیں ہوتا۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ: صِدْقُ الْإِخْلَاصِ نِسْيَانُ رُؤْيَةِ الْخَلْقِ لِدَوَامِ النَّظَرِ إِلَى الْخَالِقِ.(٢)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

امام ابو عثمان کا قول ہے: خالق کی طرف ہمیشہ نظر اور توجہ رکھتے ہوئے مخلوق کے دھیان کو بھول جانا صدقِ اخلاص ہے۔

اسے امام بیہقی نے 'شعب الایمان' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ حُذَيْفَةُ الْمَرْعَشِيُّ: اَلْإِخْلَاصُ أَنْ تَسْتَوِيَ أَفْعَالُ الْعَبْدِ فِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ.(٣)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ وَذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ.

امام حذیفہ المرعشی نے فرمایا: اخلاص یہ ہے کہ بندے کے اعمال و افعال ظاہر و باطن میں یکساں ہو جائیں۔

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٩١۔

(٢) البيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٤٨، الرقم/٦٨٨٥، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٨٢، والنووي في بستان العارفين/٢٧۔

(٣) القشيري في الرسالة/٢٠٩، والنّووي في الأذكار من كلام سيّد الأبرار/١٣۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے اور امام نووی نے 'الاذکار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ رُوَيْمٌ: اَلْإِخْلَاصُ مِنَ الْعَمَلِ: هُوَ الَّذِيْ لَا يُرِيْدُ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ عِوَضًا مِنَ الدَّارَيْنِ، وَلَا حَظًّا مِنَ الْمَلَكَيْنِ. (١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام رویم نے فرمایا: اعمال میں اخلاص یہ ہے کہ عمل کرنے والا اپنے عمل کے عوض دنیا اور آخرت میں کوئی چیز نہ چاہے اور نہ ہی دونوں فرشتوں (دائیں اور بائیں والے فرشتے) سے کوئی حصہ مانگے۔ (یعنی اسے نیک اعمال کے لکھے جانے کی آرزو نہ ہو۔)

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ مَكْحُوْلٌ: مَا أَخْلَصَ عَبْدٌ قَطُّ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا إِلَّا ظَهَرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ. (٢)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي الْمَدَارِجِ.

امام مکحول نے فرمایا ہے: جب کوئی شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ گزارتا ہے تو اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔

اسے علامہ ابن القیم نے 'مدارج السالکین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ التِّرْمِذِيُّ: لَيْسَ الْفَوْزُ هُنَاکَ بِكَثْرَةِ الْأَعْمَالِ: إِنَّمَا الْفَوْزُ هُنَاکَ بِإِخْلَاصِ الْأَعْمَالِ وَتَحْسِيْنِهَا. (٣)

---

(١) القشيري في الرسالة/٢٠٩۔

(٢) ابن القيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/٦٩۔

(٣) السّلمي في طبقات الصّوفية/٢١٨۔

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام محمد بن علی الترمذی نے فرمایا: آخرت میں کامیابی کثرت اعمال سے نہیں ہوگی بلکہ اعمال کے اخلاص اور حسن کی وجہ سے ہوگی۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكَتَّانِيُّ: إِذَا سَأَلَهُ بَعْضُ الْمُرِيْدِيْنَ، فَقَالَ لَهُ: أَوْصِنِيْ. فَقَالَ: كُنْ كَمَا تُرِي النَّاسَ، وَإِلَّا فَأَرِ النَّاسَ مَا تَكُوْنُ.(١)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام محمد بن علی الکتانی سے جب کسی مرید نے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا: تو اس طرح ہو جا جس طرح لوگوں کو دکھاتا ہے یا پھر لوگوں کو وہی کچھ دکھا جو تو اصل میں ہے۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَرْوَزِيُّ: إِذَا طَلَبْتَ اللهَ تَعَالٰى بِالصِّدْقِ، أَعْطَاكَ اللهُ تَعَالٰى مِرْآةً حَتّٰى تُبْصِرَ فِيْهَا كُلَّ شَيْءٍ مِنْ عَجَائِبِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.(٢)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، وَأَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام محمد بن سعید المروزی فرماتے ہیں: جب تم اللہ تعالیٰ کو صدق سے طلب

(١) السّلمي في طبقات الصّوفية/٣٧٤۔

(٢) أبو القاسم القشيري في الرسالة/٢١٤، وأبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٨٩، والنووي في بستان العارفين/٢٨۔

کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایسا آئینہ عطا فرمائے گا جس میں تم دنیا اور آخرت کے عجائب میں سے ہر شے دیکھ لو گے۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالۃ‘ میں اور ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ خَضْرَوَيْهِ الْبَلْخِيُّ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُوْنَ اللهُ تَعَالٰى مَعَهٗ، فَلْيَلْزَمِ الصِّدْقَ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى مَعَ الصَّادِقِيْنَ. (۱)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام احمد بن خضرویہ البلخی کا قول ہے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو جائے تو وہ صدق کو تھام لے کیونکہ اللہ تعالیٰ اہلِ صدق کے ساتھ ہے۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالۃ‘ میں روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے ’حلیۃ الاولیاء‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْوَاسِطِيُّ: عَلَامَةُ الصَّادِقِ أَنْ يَكُوْنَ مُوَاصِلاً لِلْإِخْوَانِ، وَقَلْبُهٗ مُنْفَرِدٌ مَعَ الرَّحْمٰنِ. (۲)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام الواسطی فرماتے ہیں: صادق کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ وہ بھائیوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے لیکن اس کا دل ہر شے سے الگ ہو کر ربِّ رحمٰن کے ساتھ منسلک ہوتا ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْوَاسِطِيُّ فِي مَعْنٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ

---

(۱) أبو القاسم القشيري في الرسالة/۲۱۱، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ۱۰/۴۲، وأبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/۱۹۱۔

(۲) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/۱۹۰۔

الْخَالِصُ﴾ [الزمر، ٣٩/٣]، هُوَ الَّذِي يُخْلِصُ فِيْهِ صَاحِبُهُ مِنَ النِّفَاقِ وَالْبِدْعَةِ، وَالرِّيَاءِ، وَالْعُجْبِ، وَرُؤْيَةِ النَّفْسِ. وَقِيْلَ فِي مَعْنٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ﴾ [محمد، ٤٧/٣٣]، يَعْنِي بِالرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ. قَالَ أَبُوْ عُثْمَانَ فِي ذٰلِكَ: بِتَرْكِ السِّتْرِ.(١)

ذَكَرَهُ أَبُو طَالِبٍ فِي عِلْمِ الْقُلُوْبِ.

امام الواسطی نے اللہ تعالیٰ کے فرمان - ﴿اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ﴾ ’(لوگوں سے کہہ دیں:) سُن لو! طاعت و بندگی خالصتاً اللہ ہی کے لیے ہے‘ - **کے بارے میں فرمایا:** یہ وہ مقام ہے جس میں اس کا عامل نفاق، بدعت، ریا، غرور اور خود بینی سے اپنی عبادت کو پاک اور خالص کر لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے فرمان - ﴿وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ﴾ ’اور اپنے اعمال برباد مت کرو‘ - کے بارے میں کہا گیا ہے: یعنی ریا اور غرور سے (اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔) حضرت ابو عثمان نے اس کے متعلق کہا ہے کہ ستر و پردہ کو بھی چھوڑ دینا (یعنی بندے کا ظاہر و باطن یکساں ہو جائے۔)

اسے امام ابو طالب مکی نے ’علم القلوب‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُو يَعْقُوْبَ النَّهْرَجُوْرِيُّ: الصِّدْقُ مُوَافَقَةُ الْحَقِّ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ.(٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

---

(١) أبو طالب المكي في علم القلوب/١٦٢-١٦٣.

(٢) السلمي في طبقات الصوفية/٢٨٦، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٩١، والذهبي في تاريخ الإسلام، ٢٤/٢٧٩، وأيضا في سير أعلام النبلاء، ١٥/٢٣٣، وأبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٨٦.

امام ابو یعقوب النہرجوری فرماتے ہیں: ظاہر و باطن (ہر حال) میں حق (حکم و امر خداوندی) کی موافقت کرنا صدق ہے۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ سَلْمٌ الْخَوَّاصُ: أَلَا أُعَلِّمُكُمْ اسْمَ اللهِ الْأَكْبَرَ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ؟ قِيْلَ: بَلٰى، قَالَ: هُوَ الصِّدْقُ، اصْدُقُوْا اللهَ وَادْعُوْهُ بِأَيِّ اسْمٍ شِئْتُمْ، أَلَا تَرٰى أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ عليهم السلام كُلَّهُمْ دَعَوْهُ فِي الْقُرْآنِ بِأَسْمَاءٍ مُخْتَلِفَةٍ، فَأُجِيْبَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ. (١)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام سلم الخواص فرماتے ہیں: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اسمِ اکبر (اسم اعظم) کی بابت نہ بتلاؤں جس کے ذریعے کی جانے والی دعا وہ قبول فرماتا ہے؟ کہا گیا: جی کیوں نہیں، ضرور بتلائیں۔ انہوں نے فرمایا: وہ صدق ہے۔ تم اللہ سے صدق اختیار کرو اور (پھر) اُسے جس نام سے بھی چاہو پکارو (وہ تمہاری پکار سنے گا)۔ کیا تم قرآن میں نہیں دیکھتے کہ مختلف انبیاء کرام نے اُسے مختلف ناموں سے پکارا مگر اُن میں سے ہر ایک کی دعا کو قبول کیا گیا۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ الْخُتَّلِيِّ الْفَقِيْهُ: أَجْمَعَ الْفُقَهَاءُ وَالْعُلَمَاءُ عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ، أَنَّهَا إِذَا صَحَّتْ فَفِيْهَا النَّجَاةُ وَلَا يَتِمُّ بَعْضُهَا إِلَّا بِبَعْضٍ: اَلْإِسْلَامُ الْخَالِصُ مِنَ الْهَوٰى، وَالصِّدْقُ لِلّٰهِ تَعَالٰى، وَطِيْبُ الْمَطْعَمِ. (٢)

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٨٦-١٨٧۔

(٢) المرجع نفسه، ص/١٨٧، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٨٧۔

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام الفقہ ابو القاسم بن الختلی فرماتے ہیں: فقہاء اور علماء کا تین خصائل پر اجماع ہے؛ جب یہ درست ہو جائیں تو نجات کا باعث ہیں اور یہ ایک دوسرے سے مل کر ہی کامل ہوتی ہیں۔ (وہ تین خصائل یہ ہیں:) خواہشِ نفس سے پاک خالص (اللہ تعالیٰ کی) فرمانبرداری کرنا، اللہ تعالیٰ کی خاطر صدق اختیار کرنا اور حلال و پاکیزہ کھانے کا اہتمام۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الرَّمْلِيُّ: رَأَيْتُ مَنْصُوْرَ الدَّيْنَوَرِيَّ فِي الْمَنَامِ، فَقُلْتُ لَهُ: ما فَعَلَ اللهُ بِكَ؟ فَقَالَ: غَفَرَ لِي وَرَحِمَنِي وَأَعْطَانِي مَا لَمْ أُؤَمِّلْ. فَقُلْتُ: أَحْسَنُ مَا تَوَجَّهَ الْعَبْدُ بِهِ إِلَى اللهِ ﷻ مَاذَا؟ فَقَالَ: أَحْسَنُ مَا تَوَجَّهَ الْعَبْدُ بِهِ إِلَى اللهِ ﷻ الصِّدْقُ، وَأَقْبَحُ مَا تَوَجَّهَ بِهِ إِلَيْهِ الْكَذِبُ. (١)

رَوَاهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابو عبد اللہ الرملی فرماتے ہیں: میں نے منصور دینوری کو خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: اُس نے مجھے بخش دیا، مجھ پر (بے شمار) رحم فرمایا اور مجھے وہ کچھ عطا کیا ہے جس کی مجھے (بذاتِ خود) توقع نہ تھی۔ میں نے کہا: سب سے بہترین شے کون سی ہے جس کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا: سب سے بہترین شے جس کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا ہے وہ صدق ہے اور سب سے بدترین شے جس سے وہ رب تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا ہے وہ جھوٹ ہے۔

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٨٥، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٣٨٧/٤.

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ أَبُو الْعَبَّاسِ الْمُؤَدِّبُ قَصَدَ بَابَ بَيْتٍ فَوَجَدَهُ مُقْفَلاً، وَلَمْ يَجِدْ مِفْتَاحَهُ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: لِيَتَكَلَّمْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بِكَلَامٍ لَعَلَّهُ يَنْفَتِحُ، فَلَمْ يَنْفَتِحْ بِكَلَامِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ: بِصِدْقِي فِي كَذَا وَكَذَا إِلَّا فَتَحْتَهُ لِي، فَانْفَتَحَ الْقُفْلُ مِنْ سَاعَتِهِ. (١)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابو العباس المؤدب گھر کے دروازے پر گئے تو اسے مقفل پایا اور انہیں اس کی چابی بھی نہ ملی۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ہم میں سے ہر کوئی گفتگو کرے، شاید (کسی کی گفتگو کی برکت سے) یہ دروازہ کھل جائے مگر وہ تالا اُن میں سے کسی کے کلام سے بھی نہ کھلا۔ پھر حضرت ابو العباس بولے: (یا اللہ!) میرے فلاں فلاں صدق کی وجہ سے تو اس تالے کو میرے لیے کھول دے۔ سو اُسی لمحے وہ تالا کھل گیا۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصُّبَيْحِيُّ: مَنْ كَانَ فِيْهِ أَرْبَعٌ أَبْدَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ سَيِّئَاتِهِ حَسَنَاتٍ: الْوَفَاءُ، وَالصِّدْقُ، وَالْحَيَاءُ، وَالْاِسْتِقَامَةُ. (٢)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام حسین بن عبد اللہ صبیحی فرماتے ہیں: جس شخص میں چار خصائل ہوں،

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٩٠۔

(٢) المرجع نفسه، ص/١٩١۔

اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے: (اللہ اور مخلوق کے ساتھ) وفاء، صدق، حیاء اور استقامت۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ: إِنَّ الصَّادِقَ يَدُوْرُ مَعَ الْحَقِّ كَيْفَ كَانَ فَإِذَا رَأَى الْفَضْلَ الشَّرْعِيَّ فِي أَمْرٍ عَمِلَ بِهٖ وَإِنْ خَالَفَ مَا كَانَ عَلَيْهِ عَادَتُهٗ، وَإِذَا عُرِضَ أَهَمُّ مِنْهُ فِي الشَّرْعِ وَلَا يُمْكِنُ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا انْتَقَلَ إِلَى الْأَفْضَلِ وَلَا يَزَالُ هٰكَذَا وَرُبَّمَا كَانَ فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ عَلٰى مِائَةِ حَالٍ أَوْ أَلْفٍ وَأَكْثَرَ عَلٰى حَسْبِ تَمَكُّنِهٖ فِي الْمَعَارِفِ وَظُهُوْرِ الدَّقَائِقِ لَهٗ وَاللَّطَائِفِ.(۱)

امام نووی فرماتے ہیں: بے شک صادق حق کے ساتھ حرکت کرتا ہے چاہے وہ جیسا بھی ہو، لہٰذا جب وہ کسی معاملے میں شرعی فضیلت دیکھتا ہے تو وہ اس پر عمل کرتا ہے اگرچہ وہ اس کی عادت (و مزاج) کے برعکس ہو اور جب شریعت کا کوئی اہم ترین معاملہ اسے درپیش ہو اور (پہلے اور دوسرے) دونوں کو جمع کرنا ممکن نہ ہو تو وہ (مفضول کو چھوڑ کر) افضل (پر عمل) کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور وہ (ساری زندگی) اسی طرح رہتا ہے۔ بعض اوقات (ایک عمل سے دوسرے عمل کی طرف انتقال کا) یہ مرحلہ ایک دن میں سو مرتبہ یا ہزار مرتبہ یا معارف میں اس کے تمکن اور لطائف و دقائق کے ظہور کی وجہ سے اس سے بھی زیادہ مرتبہ وقوع پذیر ہوتا ہے۔

سُئِلَ بَعْضُهُمْ: مَا عَلَامَةُ الصِّدْقِ لِمَنْ عَامَلَ اللهُ بِهٖ؟ فَقَالَ: عَلَامَتُهٗ أَنْ يَكُوْنَ فَارِغًا مِن كُلِّ شُغْلٍ دُوْنَهٗ.(۲)

---

(۱) النووي في بستان العارفين/۲۷-۲۸۔

(۲) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/۱۸۵۔

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

بعض عرفاء سے استفسار کیا گیا: اس بات کی علامت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو صدق سے نوازا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کے سوا (دنیاوی لہو ولعب کے) ہر شغل سے مبّرا ہو۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

سُئِلَ بَعْضُهُمْ عَنِ الصِّدْقِ، فَقَالَ: صِحَّةُ التَّوَجُّهِ فِي الْقَصْدِ. (1)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

بعض عرفاء سے صدق کے بارے میں استفسار کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف قصد (و ارادہ) کرنے میں توجہ کو (درست اور) خالص کر لینا (کہ اس میں کسی قسم کا ریا نہ ہو)۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

عَنْ بَعْضِ الصَّالِحِيْنَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: أَيَا مَنْ خَلْفَهُ الْأَجَلُ، وَقُدَّامَهُ الْأَمَلُ، أَمَا وَاللهِ، لَا يُنْجِيْكَ إِلَّا صِدْقُ الْعَمَلِ. (2)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

کسی صالح شخص سے مروی ہے، وہ کہا کرتا تھا: اے شخص (تو وہ ہے) جس کے پیچھے موت (لگی ہوئی) ہے اور جس کے آگے (لا متناہی) امیدیں ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تجھے سوائے صدقِ عمل کے کوئی شے بھی (آخرت میں) نجات نہیں دلا سکے گی۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں روایت کیا ہے۔

---

(۱) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/۱۸٦۔

(۲) المرجع نفسه، ص/۱۸۷۔

قِيْلَ لِأَحَدٍ مِنَ الزُّهَّادِ: مَا الْإِخْلَاصُ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ لَا لِرَجَاءِ ثَوَابٍ، وَلَا لِخَوْفِ عِقَابٍ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُو طَالِبٍ فِي عِلْمِ الْقُلُوْبِ.

ایک زاہد سے پوچھا گیا: اخلاص کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: اخلاص یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ ثواب کی امید سے کرو اور نہ عذاب کے خوف سے۔

اسے امام ابو طالب مکی نے ’علم القلوب‘ میں بیان کیا ہے۔

يُقَالُ: اَلْإِخْلَاصُ تَرْكُ مَا يَعْقُبُ الْوَسْوَاسُ. (٢)

رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

کہا جاتا ہے کہ وساوس جن اُمور کا پیچھا کرتے ہیں اُنہیں چھوڑ دینا ہی اخلاص ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں روایت کیا ہے۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي مَعْنٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ﴾ [فاطر، ٣٥/٣٢]، **قَالَ: اَلظَّالِمُ مَنْ يَكُوْنُ عَمَلُهُ كُلُّهُ رِيَاءً، وَالْمُقْتَصِدُ مَنْ يَكُوْنُ بَعْضُ عَمَلِهٖ رِيَاءً، وَبَعْضُ عَمَلِهٖ إِخْلَاصًا، وَالسَّابِقُ مَنْ يُخْلِصُ عَمَلَهُ كُلَّهُ لِلّٰهِ.** (٣)

ذَكَرَهُ أَبُو طَالِبٍ فِي عِلْمِ الْقُلُوْبِ.

---

(١) أبو طالب المكي في علم القلوب/١٥٤۔

(٢) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/١٧٩۔

(٣) أبو طالب المكي في علم القلوب/١٦٢۔

بعض عرفاء وصلحاء نے اللہ تعالیٰ کے فرمان - ﴿فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ 'سو ان میں سے اپنی جان پر ظلم کرنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے درمیان میں رہنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھ جانے والے بھی ہیں' **- کے بارے میں کہا ہے کہ** اس سے مراد ہے: ظالم وہ ہے جس کا سارا عمل ریا کاری پر مبنی ہو؛ درمیانہ وہ ہے جس کا بعض عمل ریا اور بعض عمل اخلاص پر مبنی ہو جبکہ نیکیوں میں سبقت لے جانے والا صرف وہی ہے جس کا سارا عمل اللہ کے لئے کامل اخلاص پر مبنی ہو۔

اسے امام ابو طالب مکی نے 'علم القلوب' میں بیان کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْاِسْتِقَامَةِ عَلَى الْعَمَلِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَيْهِ

﴿ اَعمالِ صالحہ پر اِستقامت اور مداومت کا بیان ﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ج فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ط وَاللهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ فَاٰتٰهُمُ اللهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ط وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (آل عمران، ٣/ ١٤٦-١٤٨)

اور کتنے ہی انبیاء ایسے ہوئے جنہوں نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت سے اللہ والے (اولیاء) بھی شریک ہوئے، تو نہ انہوں نے ان مصیبتوں کے باعث جو انہیں اللہ کی راہ میں پہنچیں ہمت ہاری اور نہ وہ کمزور پڑے اور نہ وہ جھکے، اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ○ اور ان کا کہنا کچھ نہ تھا سوائے اس التجا کے کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کام میں ہم سے ہونے والی زیادتیوں سے درگزر فرما اور ہمیں (اپنی راہ میں) ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما ○ پس اللہ نے انہیں دنیا کا بھی انعام عطا فرمایا اور آخرت کے بھی عمدہ اجر سے نوازا، اور اللہ (ان) نیکوکاروں سے پیار کرتا ہے (جو صرف اسی کو چاہتے ہیں) ○

(٢) فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ط اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ (هود، ١١/ ١١٢)

پس آپ ثابت قدم رہئے! جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے اور وہ بھی (ثابت قدم رہے) جس نے آپ کی معیت میں (اللہ کی طرف) رجوع کیا ہے، اور (اے لوگو!) تم سرکشی نہ کرنا، بے

شک تم جو کچھ کرتے ہو وہ اسے خوب دیکھ رہا ہے○

(٣) قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ط وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ○ (حٰمٓ السجدة، ٤١/ ٦)

(اِن کے پردے ہٹانے اور سننے پر آمادہ کرنے کے لیے) فرما دیجیے: (اے کافرو!) بس میں ظاہراً آدمی ہونے میں تو تم ہی جیسا ہوں (پھر مجھ سے اور میری دعوت سے اس قدر کیوں گریزاں ہو) میری طرف یہ وحی بھیجی گئی ہے کہ تمہارا معبود فقط معبودِ یکتا ہے، پس تم اسی کی طرف سیدھے متوجہ رہو اور اس سے مغفرت چاہو، اور مشرکوں کے لیے ہلاکت ہے○

(٤) اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ○ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ج وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ○ (حٰمٓ السجدة، ٤١/ ٣٠-٣٢)

بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اِس پر مضبوطی سے) قائم ہوگئے، تو اُن پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم جنت کی خوشیاں مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا○ ہم دنیا کی زندگی میں (بھی) تمہارے دوست اور مددگار ہیں اور آخرت میں (بھی)، اور تمہارے لیے وہاں ہر وہ نعمت ہے جسے تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے وہاں وہ تمام چیزیں (حاضر) ہیں جو تم طلب کرو○ (یہ) بڑے بخشنے والے، بہت رحم فرمانے والے (رب) کی طرف سے مہمانی ہے○

(٥) فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ج وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ج وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ج وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللهُ مِنْ كِتٰبٍ ج وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ط اَللهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ط لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ط لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ط اَللهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ج وَاِلَيْهِ

الْمَصِيْرُ○ (الشوریٰ، ٤٢/١٥)

پس آپ اسی (دین) کے لیے دعوت دیتے رہیں اور جیسے آپ کو حکم دیا گیا ہے (اسی پر) قائم رہیے اور اُن کی خواہشات پر کان نہ دھریئے، اور (یہ) فرما دیجیے: جو کتاب بھی اللہ نے اتاری ہے میں اُس پر ایمان رکھتا ہوں، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل و انصاف کروں۔ اللہ ہمارا (بھی) رب ہے اور تمہارا (بھی) رب ہے، ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال، ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی بحث و تکرار نہیں، اللہ ہم سب کو جمع فرمائے گا اور اسی کی طرف (سب کا) پلٹنا ہے○

(٦) اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○ (الأحقاف، ٤٦/١٣-١٤)

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر انہوں نے استقامت اختیار کی تو ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے○ یہی لوگ اہلِ جنت ہیں جو اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہ ان اعمال کی جزا ہے جو وہ کیا کرتے تھے○

(٧) وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا○ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا○ (الجن، ٧٢/١٦-١٧)

اور یہ (وحی بھی میرے پاس آئی ہے) کہ اگر وہ طریقت (راہِ حق، طریقِ ذِکرِ الٰہی) پر قائم رہتے تو ہم انہیں بہت سے پانی کے ساتھ سیراب کرتے○ تاکہ ہم اس (نعمت) میں ان کی آزمائش کریں، اور جو شخص اپنے رب کے ذِکر سے منہ پھیر لے گا تو وہ اسے نہایت سخت عذاب میں داخل کر دے گا○

اَلْحَدِيْث

٦٣/١. عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قُلْ لِي فِي الإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَکَ (وَفِي حَدِيْثِ أَبِي أُسَامَةَ: غَيْرَکَ). قَالَ: قُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ، فَاسْتَقِمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

وَزَادَ أَحْمَدُ: قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَيَّ شَيءٍ أَتَّقِي؟ قَالَ: فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلٰى لِسَانِهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَه: قَالَ ﷺ: قُلْ: رَبِّيَ اللهُ. ثُمَّ اسْتَقِمْ.

*حضرت **سفیان بن عبد اللہ ثقفی** ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں کہ پھر میں آپ کے بعد (**اور ابو اسامہ سے مروی روایت میں ہے کہ عرض کیا:** آپ کے سوا) اسے کسی اور سے دریافت نہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو! میں*

٦٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب جامع أوصاف الإسلام، ١/٦٥، الرقم/٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤١٣، الرقم/١٥٤٥٤-١٥٤٥٦، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ٦٠، ٤/٦٠٧، الرقم/٢٤١٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب كف اللسان عند الفتنة، ٢/١٣١٤، الرقم/٣٩٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، سورة الأحقاف، ٦/٤٥٨، الرقم/١١٤٨٩، والدارمي في السنن، ٢/٣٨٦، الرقم/٢٧١٠، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٢١، الرقم/٩٤٢، وابن منده في الإيمان، ١/٢٨٦، الرقم/١٤٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٩٤، الرقم/٦٧٩، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٣/٢٢٢، الرقم/١٥٨٤، وأيضًا في السنة، ١/١٥، الرقم/٢١۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، پھر اس (قول) پر پختگی سے قائم رہو۔

اِسے امام مسلم، احمد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

امام احمد کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: انہوں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کس شے سے ڈرنا چاہیے؟ تو جواباً آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

امام ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: میرا پروردگار اللہ ہے۔ پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔

٢/٦٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْلَمُوْا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَزَادَ مُسْلِمٌ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا عَمِلَتِ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے اعمال میں راست روی اور میانہ روی اختیار کرو اور یہ ذہن نشین کر لو کہ تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا وہ عمل ہے جو تسلسل کے ساتھ ہو اور ہمیشہ کیا جائے، اگرچہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب القصد والمداومة على العمل، ٥/٢٣٧٣، الرقم/٦٠٩٩، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب لن يدخل أحدا الجنة بعمله بل برحمة الله تعالى، ٤/٢١٧١، الرقم/٢٨١٨، وأيضًا في كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره، ١/٥٤١، الرقم/(٢١٨) ٧٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٢٥، الرقم/٢٤٩٨٥.

امام مسلم نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جس عمل کو شروع کرتیں تو اس کو لازم کر لیتیں۔

٣/٦٥. عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ: لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيْعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَطِيْعُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام المومنین! حضور نبی اکرم ﷺ کا عمل کیسا تھا؟ کیا کوئی کام کسی دن کے ساتھ مخصوص تھا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، آپ کے عمل میں تسلسل و دوام ہوتا تھا اور جو کچھ حضور نبی اکرم ﷺ کرتے وہ تم میں سے کون کر سکتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٦٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوْا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِرَحْمَةٍ،

٦٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب القصد والمداومة على العمل، ٥/٢٣٧٣، الرقم/٦١٠١، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره، ١/٥٤١، الرقم/(٢١٧) ٧٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٥٥، الرقم/٢٤٣٢٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يؤمر به من القصد في الصلاة، ٢/٤٨، الرقم/١٣٧٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٦٣، الرقم/١٢٨١، وابن حبان في الصحيح، ٨/٤٠٨، الرقم/٣٦٤٧۔

٦٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب القصد والمداومة على العمل، ٥/٢٣٧٣، الرقم/٦٠٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب لن يدخل أحدا الجنة بعمله بل برحمة الله تعالى، ←

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو اُس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کو بھی؟ آپ نے فرمایا: مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔ لہٰذا سیدھی راہ پر چلو، میانہ روی اختیار کرو، صبح و شام اور رات کے آخری کچھ حصے میں (باقاعدگی سے) کچھ (نیک عمل) کرتے رہو، راہ راست پر چلتے رہو یہاں تک کہ منزل مقصود تک جا پہنچو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥/٦٧. عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ: الدَّائِمُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الَّذِي يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

حضرت مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ حضور نبی

.... ٤/٢١٧٠، الرقم/٢٨١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٧٣، الرقم/١٠١٢٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب التوقي على العمل، ٢/١٤٠٥، الرقم/٢٨٥٦، والدارمي في السنن، ٢/٣٩٥، الرقم/٢٧٣٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٨٩، الرقم/٢٠٥٦٢۔

٦٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب القصد والمداومة على العمل، ٥/٢٣٧٢، الرقم/٦٠٩٦-٦٠٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٩٤، الرقم/٢٤٦٧٢، والترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب: (٧٣)، ٥/١٤٢، الرقم/٢٨٥٦، وأبو عوانة في السنن، ٢/٤٢، الرقم/٢٢٤٧، والطيالسي في المسند، ١/٢٠٨، الرقم/١٤٧٩۔

اکرم ﷺ کو کون سا عمل زیادہ پسند تھا؟ انہوں نے فرمایا: جو تسلسل اور دوام سے کیا جائے۔

اِسے امام بخاری، احمد، ترمذی اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

بخاری ہی کی ایک اور روایت میں ہے: آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے پیارا وہ عمل ہوا کرتا تھا جسے کرنے والا اُسے دوام کے ساتھ کرتا۔

٦٨/٦. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَصِيْرٌ وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَثَابُوْا ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا عَمِلُوْا عَمَلًا أَثْبَتُوْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چٹائی تھی، رات کو اس کی آڑ بنا کر جگہ مخصوص کر لیتے اور اس میں نماز پڑھتے تھے۔ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے، دن میں آپ وہ چٹائی بچھا لیتے تھے۔ ایک رات صحابہ کثرت سے آ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی طاقت کے مطابق عمل کیا کرو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ (اَجر دینے سے) اُس وقت تک نہیں اُکتاتا جب تک تم (عبادت کرنے سے) نہ اُکتا جاؤ، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے خواہ وہ عمل کم ہی ہو۔ اور (سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ) آلِ محمد ﷺ (یعنی خاندانِ نبوت) کا یہی طریقہ تھا کہ جب کوئی کام کرتے تو اسے ہمیشہ جاری

٦٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره، ١/٥٤٠، الرقم/(٢١٥) ٧٨٢، وأبو عوانة في المسند، ٢/٢٥٦، الرقم/٣٠٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٠٩، الرقم/٥٠١٩، وأيضًا في معرفة السنن والآثار، ٢/٣١٠، الرقم/١٣٧٠۔

رکھتے۔

اِسے امام مسلم اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ الإِمَامُ أَبُو الْحُسَيْنِ الْوَرَّاقُ: اَلصِّدْقُ، اسْتِقَامَةُ الطَّرِيْقِ فِي الدِّيْنِ، وَاتِّبَاعُ السُّنَّةِ فِي الشَّرْعِ. (١)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابو الحسین الوراق نے فرمایا: صدق، دین کے راستے میں استقامت اور شریعت میں اتباعِ سنت کا نام ہے۔

اسے امام سلمی نے ’طبقات الصوفیۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ نُجَيْدٍ: مَا الَّذِي لَا بُدَّ لِلْعَبْدِ مِنْهُ؟ فَقَالَ: مُلَازَمَةُ الْعُبُوْدِيَّةِ عَلَى السُّنَّةِ، وَدَوَامُ الْمُرَاقَبَةِ. (٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام اسماعیل بن نجید سے پوچھا گیا: کون سی چیز ہے جو ایک بندے کے لئے بجا لانا ضروری ہے؟ انہوں نے کہا: سنت کے مطابق عبادت کا اہتمام کرنا اور مراقبہ میں ہمیشگی اختیار کرنا۔

اسے امام سلمی نے ’طبقات الصوفیۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

---

(١) السّلمي في طبقات الصّوفية/٢٩٩۔

(٢) المرجع نفسه، ص/٤٥٥۔

اَلْمَصَادِرِ وَالْمَرَاجِع

۱۔ **القرآن الحکیم۔**

(۲) تفسیر القرآن

۲۔ **رازی،** محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳۔۶۰۶ھ/۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

۳۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۴۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۱ھ۔

(۲) الحدیث

۵۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۸۷ء۔

۶۔ **بخاری،** ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۷۔ **بزار،** ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ/۸۳۰-۹۰۵ء)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۸۔ **بیہقی،** ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٩۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

١٠۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ معرفۃ السنن والآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١١۔ ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

١٢۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

١٣۔ حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸۶-۲۸۲ھ)۔ مسند الحارث۔ المدینۃ المنورۃ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنہ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

١٤۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

١٥۔ حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔ البیان والتعریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

١٦۔ حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الأصول فی أحادیث الرسول ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

١٧۔ ابن حیان، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان اصبہانی، ابو محمد (۲۷۴-۳۶۹ھ)۔ الأمثال فی الحدیث النبوی۔ بمبئی، انڈیا: الدار السّلفیہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ء۔

١٨۔ ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری، (۲۲۳-۳۱۱ھ/ ۸۳۸-۹۲۴ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

١٩۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع۔ الریاض، سعودی عرب:

مکتبہ المعارف، ۱۴۰۳ھ۔

۲۰۔ **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۷۴۱ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۲۱۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/ ۹۱۸-۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۲۲۔ **ابو داوٗد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/ ۸۱۷-۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

۲۳۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۲٤۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶-۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۲٥۔ **سخاوی**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد (۸۳۱-۹۰۲ھ/ ۱۴۲۸-۱۴۹۷ء)۔ **المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الاحادیث المشتھرة علی الألسنة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی۔

۲٦۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷٦-۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۲۷۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰-۳٦۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۲۸۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰-۳٦۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۲۹۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰-۳٦۰ھ/

۸۷۳-۹۷۰ء)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٣٠۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٣١۔ طیالسی، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/ ۷۵۱-۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٣٢۔ ابن ابی عاصم، ابو بکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

٣٣۔ ابن ابی عاصم، ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ الآحاد والمثاني۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٣٤۔ عبد بن حمید، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٣٥۔ عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٣٦۔ عراقی، ابو الفضل۔ المغني عن حمل الأسفار۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ طبریہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

٣٧۔ ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٣٨۔ قضاعی، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م۴۵۴ھ/ ۱۰۶۲ء)۔ مسند الشہاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٣٩۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٤٠۔ مالک، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳- ۱۷۹ھ/

۷۱۲-۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٤١۔ **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٤٢۔ **مقدسی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (۵۶۹-۶۴۳ھ/ ۱۱۷۳- ۱۲۴۵ء)۔ **الأحادیث المختارة**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبة النہضة الحدیثة، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٤٣۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵- ۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٤٤۔ **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء + حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٤٥۔ **نسائی**، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵- ۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٤٦۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ **ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٤٧۔ **ہندی، حسام الدین**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ) ۔**کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۳۹۹/ ۱۹۷۹ء۔

٤٨۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵- ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٤٩۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان+ دمشق، شام: دار الثقافة العربیہ،

۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۵۰۔ **ابو یعلی،** احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

(۳) شروحات الحدیث

۵۱۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحیح البخاري۔** لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۵۲۔ **عینی،** بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲-۸۵۵ھ/۱۳۶۱-۱۴۵۱ء)۔ **عمدة القاری شرح صحیح البخاری۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۵۳۔ **ملا علی قاری،** نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۶ء)۔ **مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۵۴۔ **مناوی،** عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔** مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

(٤) أسماء الرجال

۵۵۔ **ذہبی،** شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ **سیر أعلام النبلاء۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۵۶۔ **سبکی،** تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام أنصاری (۶۸۳-۷۵۶ھ/۱۲۸۴-۱۳۵۵ء)۔ **طبقات الشافیعة الکبریٰ۔** ھجر للطباعة والنشر التوزیع، ۱۴۱۳ھ۔

۵۷۔ **ابن قانع،** ابو الحسین عبدالباقی بن قانع (۲۶۵-۳۵۱ھ)۔ **معجم الصحابة۔** المدینہ

المنوره، سعودی عرب: مکتبۃ الغرباء الأثریہ، ۱۴۱۸ھ۔

۵۸۔ **مزی،** ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴-۷۴۲ھ/۱۲۵۶-۱۳۴۱ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

(٥) السيرة

۵۹۔ **ابو محمد المصری،** عبد اللہ بن عبد الحکم بن أعین بن لیث بن رافع (۲۱۴ھ)۔ سيرة عمر بن عبد العزيز على ما رواه الامام مالك بن أنس وأصحابه۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

(٦) الفقه وأصول الفقه

۶۰۔ **ابن تیمیہ،** احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔ شرح العمدة في الفقه۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ العبیکان، ۱۴۱۳ھ۔

۶۱۔ **ابن تیمیہ،** احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔ مجموع الفتاوی۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

(٦) العقائد

۶۲۔ **ابن منده،** ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰-۳۹۵ھ/۹۲۲-۱۰۰۵ء)۔ الإيمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۶۳۔ **نسائی،** ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ النعوت والأسماء والصفات۔ السعودیہ: مکتبۃ العبیکان، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

(٧) التصوف

۶۴۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ الزهد۔ بیروت، لبنان:

دار الکتب العلمیۃ، ۱۳۹۸ء۔

۶۵۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **الزھد الکبیر**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۹۹۶ء۔

۶۶۔ **ابن حاج**، ابو عبداللہ محمد بن محمد بن محمد عبدری فاسی مالکی (م۷۳۷ھ)۔ **المدخل**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۱/ ۱۹۸۱ء۔

۶۷۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبداللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **منازل القربۃ**۔

۶۸۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **اقتضاء العلم العمل**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی۔

۶۹۔ **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ **حسن الظن باللہ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۷۰۔ **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ **الصمت**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۱۰ھ۔

۷۱۔ **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبداللہ بن محمد القریشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ **مکارم الاخلاق**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القرآن، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۷۲۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶-۷۹۵ھ)۔ **التخویف من النار والتعریف بحال دار البوار**۔ دمشق، شام: مکتبہ دار البیان، ۱۳۹۹ھ۔

۷۳۔ ابو سعد نیشاپوری، عبد الملک بن محمد خرکوشی (م۴۰۷ھ/۱۰۱۶ء)۔ **تھذیب الأسرار**۔ ابو ظہبی: المجمع الثقافی، ۱۹۹۹ء۔

۷۴۔ **سُلَمی**، ابوعبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد الازدی السلمی نیشاپوری (۳۲۵-۴۱۲ھ/ ۹۳۶-۱۰۲۱ء)۔ **آداب الصحبۃ**۔ طنطا، مصر: دار الصحابۃ للتراث، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۷۵۔ **سُلَمی**، ابوعبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد الازدی السلمی نیشاپوری (۳۲۵-۴۱۲ھ/ ۹۳۶-۱۰۲۱ء)۔ **طبقات الصّوفیہ**۔ قاہرہ، مصر: مطبعۃ المدنی، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء۔

٧٦۔ **شعرانی**، عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی الشاذلی، المصری (۸۹۸-۹۷۳ھ/۱۴۹۳-۱۶۶۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء۔

٧٧۔ **ابو طالب المکی**، محمد بن علی بن عطیہ الحارثی (م ۳۸۶ھ)۔ **قوت القلوب فی معاملة المحبوب ووصف طريق المريد إلى مقام التوحيد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۳۶ھ/ ۲۰۰۵ء۔

٧٨۔ **ابو طالب المکی**، محمد بن علی بن عطیہ الحارثی (م ۳۸۶ھ)۔ **علم القلوب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۴ء۔

٧٩۔ **عبد القادر جیلانی**، ابو صالح شیخ محی الدین عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ الجیلانی (۴۷۰-۵۶۱ھ)۔ **الفتح الرباني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٨٠۔ **غزالی**، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی (م ۵۰۵ھ)۔ **إحياء علوم الدين**۔ مصر: مطبعہ عثمانیہ، ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۳ء۔

٨١۔ **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (۳۷۶-۴۶۵ھ/ ۹۸۶-۱۰۷۳ء)۔ **الرسالة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل۔

٨٢۔ **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (۳۷۶-۴۶۵ھ/ ۹۸۶-۱۰۷۳ء)۔ **الرسالة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء۔

٨٣۔ **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (۶۹۱-۷۵۱ھ/۱۲۹۲-۱۳۵۰ء) **طريق الهجرتين و باب السعادتين**۔ الدمام، المملكة، السعودية العربية: دار ابن قیم، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

٨٤۔ **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (۶۹۱-۷۵۱ھ/۱۲۹۲-۱۳۵۰ء)۔ **بدائع الفوائد**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء۔

٨٥۔ **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (۶۹۱-۷۵۱ھ/۱۲۹۲-۱۳۵۰ء)۔ **عدة**

الصابرين۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۸۶۔ **ابن قیم**، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (۶۹۱-۷۵۱ھ/ ۱۲۹۲-۱۳۵۰ء)۔ **مدارج السالكين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۴ء۔

۸۷۔ **ابن قیم**، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (۶۹۱-۷۵۱ھ/۱۲۹۲-۱۳۵۰ء)۔ **مفتاح دار السعادة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۸۸۔ **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ/ ۷۳۶-۷۹۸ء)۔ **كتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۸۹۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۹۰۔ **نووی**، ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ **الأذكار من كلام سيد الأبرار**۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العصریہ، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء۔

۹۱۔ **نووی**، ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ **بستان العارفين**۔ دار الریان للتراث۔

۹۲۔ **ہناد**، ہناد بن سری کوفی (۱۵۲-۲۴۳ھ)۔ **الزهد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاِسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

(۸) التاریخ

۹۳۔ **ذہبی**، **شمس الدین** محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ **تاريخ الاسلام و وفيات المشاهير و الاعلام**. بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۹۴۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی

(۴۹۹-۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ تاریخ مدینة دمشق المعروف بـ: تاریخ ابن عساکر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

۹۵۔ واسطی، اسلم بن سہل رزاز (م۲۹۲ھ)۔ تاریخ واسط۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب، ۱۴۰۶ھ۔

الملاحظات

الملاحظات

الملاحظات